ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم

ہزار ہزار شکر خداوند کردگار و منت حضرت پروردگار خالق لیل و نہار

کہ درین روزگار فرخندہ آثار مقدمۂ دوم از کتاب مستطاب بیمثل و لاجواب مسمی بہ

ابطال صلیب بطرز عجیب

تصنیف محقق کامل مدقق فاضل عالم بعدیل ماہر دقایق توریت و انجیل عمدة المتکلمین

جناب مولوی سید حمید الدین صاحب الہ آبادی دام افضالہ بفرمایش خان

والاشان عالی دودمان حامی دین اسلام محب اہلبیت علیہم السلام جناب

حسنین علی خانصاحب دام فیضہ ساکن محلہ دریاآباد منحلات شہر الہ آباد

۱۸۹۱ء

ایکسچینج پریس الہ آباد میں چھاپی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ دوم - اون خبرون کے بیان مین جنکو ترسا حضرت عیسیٰ کے مصلوب ہونے
کی پیش خبری بتلاتے ہین واضح ہو کہ ترسا جن خبرون کو حضرت کے مصلوب ہونے کی
پیش خبری بتلاتے ہین اونکے دو جواب ہمارے پاس ہین **پہلا جواب اجمالی** اور
وہ یہہ ہے کہ بہت سی پیش خبریان حضرت کے محفوظ رہنے کی ہم نے بیان کین اور ترسا
اونکو اوٹہا نہین سکے اور قصہ صلیب کی شرح مین انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسبات کو بخوبی
ثابت کر دینگے کہ حضرت مصلوب نہین ہوئے بلکہ جو شخص مصلوب ہوا وہ کوئی دوسرا
شخص غیر عیسیٰ ابن مریم تہا پس اب صلیب کی جتنی پیش خبریان قرار دی جائینگی
وہ سب باطل ہونگی مگر ترسا چونکہ اون خبرون کو عوام الناس کے مقابلہ مین نہایت
شد و مد کے ساتھہ پیش کرتے ہین اور جو لوگ بیبل سے خوب واقف نہین ہین وہ
اونکو سن کے متردد ہو جاتے ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اون خبرون کو الگ الگ
لکھہ کے ہر ایک کا تفصیلی جواب بہی لکھین تاکہ طالبان حق پر اون خبرون کی کیفیت
بخوبی منکشف ہو جاوے اور وہ تفصیلی جواب یہہ ہین **خبر ۱** پیدائش ۳ باب ۱۴
اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا کہ اسواسطے کہ تو نے یہہ کیا ہے تو سب مواشیون
اور میدان کے سب جانورون سے ملعون ہوا تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور عمر بہر
خاک کہائیگا اور مین تیرے اور عورت کے اور تیرے نسل اور عورت کی نسل کے
درمیان دشمنی ڈالونگا اور وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اوسکے ایڑے کو کاٹیگا
مولف تثلیثۃ الکتب جسپر پادری صاحبون کو بڑا ناز ہے اس عبارت سے پانچ
باتین نکالتے ہین **پہلے** خدا کا قصد شیطان کی کامیابی کو روکنا دوسرے مسیح
کی الوہیت **تیسرے** خدا کے قصد پورا کرنے کے لئے اوسکا مجسم ہونا **چوتھی**
دنیا کے لئے اوسکا کفارہ دینا **پانچوین** شیطان پر اوسکا فتح پانا اور ان باتونکا
اثبات اسطرح پر کرتے ہین **قولہ** پہلے یہہ آیت کہ مین تیرے اور عورت کی نسل

کے درمیان دشمنی ڈالونگا آدم کو فریب دینے کے سبب شیطان پر جو خدا کا غضب ہے اوسکو بتلاتی ہے بلکہ اوس ملعون کے مکر روکنے کے لئے خدا کی حکمت کو ظاہر کرتی ہے چنانچہ خدا عورت سے ایک بزرگ نسل پیدا کریگا جو شیطان کا جانی دشمن ہوکر اوسکے پنجہ سے جو ارواح تباہ ہوتین اونکو چھٹکارا دیگا دوسرے یہہ جملہ کہ وہ یعنے عورت کی نسل تیرے سر کو کچلیگی مسیح کی الوہیت کو صاف صاف ظاہر کرتا ہے کیونکہ ذات الہی کے سوا دوسرا کوئی اس کام کے لئے مقدور نہین رکھتا اگر عورت کی نسل صرف آدمی ہوتی تو ممکن نہ تہا کہ وہ شیطان کے کام کو روک کر اوسکے سر کو کچلتے خدا کے بیٹے کے سوا دوسرا کوئی نہین جو ایسی لڑائی مین غالب آسے تیسرے یہہ لفظ یعنی عورت کی نسل خدا کے بیٹے کے مجسم ہونے پر صاف دلالت کرتا ہے چنانچہ وہ الہی ذات جو شیطان پر غالب ہونے اور اوسکی کامیابی کو روکنے کے لئے کامل قدرت رکہتے تہے خود مجسم ہوکر عورت کی نسل کی مانند روے زمین پر ظاہر ہوتا تہا اسلئے کہ وہ انسانی صورت مین اپنے تئین دنیا کے گناہ کی خاطر فدا کرے چوتہی یہہ جملہ کہ تو اوسکے ایڑے کو کاٹیگا مسیح کے کفارہ کے کام کو خوب ثابت کرتا ہے کیونکہ آدمی کے بدن مین ایڑے سب سے ادنی حصہ ہے اسی طرح مسیح کی انسانیت اوسکے دو طرفی ذات مین ادنی تر ہے پس جب کہا گیا کہ شیطان مسیح کی ایڑہی کو کاٹیگا تو یہہ اس کہنے کے مانند ہے کہ مسیح کی انسانیت اوس کفارے دینے مین جو بنی آدم کو شیطان کے پنجہ سے آزاد کرنے مین لازم تہا سخت عذاب اوٹہاو پانچوین یہہ جملہ کہ وہ تیرے سر کو کچلیگا اس بات کو بتلاتا ہے کہ مسیح اپنے کفارہ اور موت سے شیطان پر فتح پائیگا چنانچہ مسیح اون سب لوگ کو جو نجات کے خاطر اوس پر ایمان لاوینگے شیطان کے پنجہ اور بندگی سے آزاد کرکے اس دنیا مین بہی ابلیس کے کامیابی کو روکیگا بلکہ قیامت کے دن اون بدیون کے لئے جو شیطان نے دنیا کے شروع سے کی ہین خدا کا قہر اوسکے سر پر رکہیگا جب مسیح اپنی نجات پائے ہوئے لوگونکے ساتہہ آسمانی بادشاہت کے جلال مین بیٹہیگا اور شیطان اپنے

فرشتون سمیت اوسکی غضب کے نیچے بالکل نکلا جا تیکا اب شفیع المذنبین کی فتح
کی بابت یہہ اصلی وعدہ پورا انجام کو پہونچیگا تم بلفظہ اب کپتان صاحب کے تحریر
پر غور کرنا چاہیئے قولہ مین تیرے اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا
کہتے ہین کہ اس عبارت سے دو باتین مفہوم ہوتی ہین اول خدا کا غضب جو شیطان
پر ہوا مین کہتا ہون کہ یہان چند باتین کپتان صاحب سے پوچھنے کے لایق ہین
اول یہہ کہ یہان سانپ کا ذکر تہا شیطان کا تذکرہ کہان سے آگیا اگر کپتان صاحب
یہہ کہین کہ وہ سانپ حقیقت مین شیطان تہا کہ سانپ بنکے آیا تہا تو ہم کہین گے
کہ اگر حقیقت مین دشمنی ڈالنے کا حکم شیطان اور آدمی کے درمیان مین ہوا تہا
اور سانپ اس حکم سے الگ تہا تو یہہ بتلایئے کہ اب آدمی کے اور سانپ کے
درمیان مین عداوت کیون ہے اور سانپ کس واسطے آدمی کو کاٹتا ہے اور آدمی
کس واسطے سانپ کو مارتا ہے اور کیا وجہہ ہے کہ ہم آدمی کے اور شیطان کے درمیان
مین دشمنی کے آثار نہین دیکہتے ہین بلکہ اکثر آدمی شیطان کے خواہش کو پورا کرتے
ہین چنانچہ ہم دیکہتے ہین کہ کل ترسا حضرت عیسی کو خدا کا حقیقی بیٹا کہتے ہین اور یہہ بات
حضرت عیسی کے مرضی کے خلاف اور شیطان کی تعلیم ہے چنانچہ اناجیل مروجہ کے اکثر
مقامات اس امر کے شاہد ہین دیکہو لوقا ۴ باب ۳۳ سے ۳۵ تک اور ۴۰ و ۴۱
پہر لوقا ۸ باب ۲۶ سے ۲۸ تک پہر لوقا ۹ باب ۳۸ وغیرہ پس اگر حقیقت مین انسان
اور شیطان کے درمیان دشمنی ڈالنے کا حکم تہا تو کیون دونون مین موافقت پائی
جاتی ہے دوم یہہ کہ جب حوا کو نیک و بد کی تمیز حاصل ہوگئی اور سانپ کی صلاح
مین پڑکے ذلت اوٹہا چکے تو دونون کے درمیان مین خود ہی دشمنی کا سامان
مہیا ہو گیا اب اسکے کیا معنی کہ مین دونون کے درمیان دشمنی ڈالونگا سوم یہہ
اس ماجرے کے پیشتر شیطان کہ حوا کے ساتہ اگر دشمنی نہین تہی تو اوس نے
یہہ کام دوستی کا کیا اور دوست تہا پہر یہہ کیون کہتے ہو کہ دشمن تہا اور دشمنی کا
کام کیا اور اگر دشمنی تہی تو اسکے کیا معنی کہ مین دونون کے درمیان دشمنی ڈالونگا

ہان اگر یہہ کہتا کہ دشمنی بڑہاؤنگا تو البتہ بجا ہوتا اگر یہہ کہین کہ مراد یہی ہے تو
مین کہتا ہون کہ لفظ صریح الدلالت کو چہوڑنا اور مؤل کو استعمال کرنا کس غرض
سے ہے چہارم یہہ کہ اگر حوا کا بہکانے والا فی الحقیقت شیطان تہا تو سانپ کا
کیا قصور تہا اور اوسکے حق مین یہہ کیون کہا گیا کہ تو سب مواشیون اور میدان
کے سب جانورون سے ملعون ہوا الخ قولہ دوم اوس ملعون کے مکر روکنے کے لئے
خدا کی حکمت کو ظاہر کرتی ہے مین کہتا ہون کہ شیطان کے مکر روکنے سے اگر یہہ مراد
ہے کہ وہ آدمیون سے گناہ نکروا سکیگا تو یہہ بات خلاف تجربہ ہے کیونکہ اوسکی
مکاری روکی نہین گئی بلکہ اور زیادہ بڑہ گئی چنانچہ بقول ترسا یہودا اسکریوطی کو
اور شمعون بطرس اور مقدس پولوس نامختونون کے رسول کو ایسا بہکایا کہ یہودا
باوجودیکہ حضرت عیسیٰ کی خدمت مین رہتا تہا لیکن چور تہا اور آخر کو حضرت سے جیسے
دغابازی کی وہ ظاہر ہے اور بقول ترسا شمعون نے ایسی بات کہی جسکے سبب سے
حضرت نے فرمایا کہ اے شیطان میرے پاس سے دور ہو اور پہر روح القدس کے
نزول کے بعد مکر کیا اور مقدس پولوس لوگون کو اپنا پیرو بنانے اور زر حاصل
کرنے کی غرض سے یہودیون مین یہودی اور شریعت والون مین شریعت والے
اور غیر شریعت والون مین غیر شریعت والے بنتے تہے اور دوسرون کو بہی ایسا ہی
کرنے کی ترغیب دیتے تہے اور یہودیون کو ایسا بہکایا کہ وہ حضرت عیسیٰ کے قتل
کرنے پر متفق ہوئے اور نصاریٰ کو ایسا بہکایا کہ عقل سے مستغنی اور تعلیم انبیا سے
منحرف ہوکے تثلیث کے معتقد ہوے آپ بتلائے کہ شیطان کا مکر کہان روکا گیا اور
اگر یہہ مراد ہے کہ اگرچہ شیطان آدمیون سے گناہ کروائیگا لیکن اوسکا اصل مطلب
کہ آدمی دوزخ مین جائین نہ حاصل ہوگا کیونکہ آپ کے یسوع مصلوب تثلیث پرستون
کو بچالینگے تو یہہ بہی درست نہین ہے کیونکہ آپ کے مصلوب تو وہی ہین جنکے
حق مین لکہا ہے کہ بطرس نے لعنت کرکے کہا کہ مین اسے نہین پہچانتا اور آپ کے
مقدس پولوس نے اونکے حق مین کہا کہ وہ لعنتی ہوا اور خود مصلوب نے کہا کہ خدا

مجھے چھوڑ دیا پس ایسا شخص تو خود ہی نہین نجات پا سکتا دوسرے کو اوسکے وسیلہ
سے کیونکر نجات مل سکے گی قولہ دوسرے یہہ جملہ کہ وہ یعنے عورت کی نسل تیرے
سر کو کچلے گی الخ کہتے ہین کہ یہہ جملہ مسیح کی الوہیت کو صاف صاف ظاہر کرتا ہے اور
اس ادعا پر دلیل یہہ بیان کرتے ہین کہ ذات الہی کے سوا کوئی اس کام کے لئے
مقدور نہین رکھتا اگر عورت کی نسل صرف آدمی ہوتی تو ممکن نہ تہا کہ وہ شیطان
کے کام کو روک کر اوسکے سر کو کچلتے خدا کے بیٹے کے سوا دوسرا کوئی نہین جو ایسی
لڑائی مین غالب آے مین کہتا ہون کہ اس جملہ سے یہہ بات تو نہین ظاہر ہوتی کہ
عورت کے نسل مین الوہیت پائی جائیگی بلکہ صرف اتنا مفہوم ہوتا ہے کہ عورت کی نسل
کو اتنی قوت عنایت ہوگی کہ وہ شیطان کے سر کو کچلے گی اور یہہ جو آپ کہتے ہین کہ
ذات الہی کے سوا کوئی ایسی قدرت نہین رکھتا سو اس بات کو ہم مانتے ہین مگر
اسکے ساتھہ یہہ بھی مانتے ہین کہ جسے خداوند تعالی قوت عنایت کرے وہ یہہ کام
کر سکتا ہے قولہ اگر عورت کی نسل صرف آدمی ہوتی مین کہتا ہون کہ عورت سے
خدا کا پیدا ہونا آپ کے سوا اور تو کوئی نہین مانتا ہے آپ ہی کا خدا ایسا ہے جو عورت
سے پیدا ہوتا ہے اور یہہ تو فرمائے کہ جس عورت سے خدا پیدا ہوتا ہے اوس عورت
کا مرتبہ خدا سے کتنا زیادہ ہونا چاہیئے ہمارا خدا تو وہ ہے جس نے آپ کی خدا کو اور
آپ کے خدا کی مان کو بھی پیدا کیا ہے قولہ خدا کے بیٹے کے سوا کوئی دوسرا نہین
جو ایسی لڑائی مین غالب آے مین کہتا ہون کہ خداوند عالم جسے قوت عنایت کرے
وہی غالب آئے گا آپکو تعجب کس بات کا ہے مگر آپ یہہ تو فرمائے کہ آپ کے
ابن اللہ کے غالب ہونے کی شہادت کہین انجیل سے بھی پائی جاتی ہے یہہ تو
صرف آپکا طبعزاد عقیدہ ہے ورنہ انجیل سے تو اونکا مغلوب رہنا ثابت ہوتا ہے
چنانچہ یوحنا کے ۱۴ باب کے ۳۰ اور ۳۱ سے مفہوم ہوتا ہے کہ کسی جگہہ اپنے شاگردون
کو لئے ہوئے اونکو کچھہ تعلیم دے رہے تھے کہ ناگاہ اس دنیا کے سردار کی آمد
کے کچھہ آثار ظاہر ہوئے آپ نے اوسکے خوف سے تعلیم موقوف کر دی بلکہ اتنا خوف

غالب ہوا کہ شاگردون سے کہا کہ آگے کو تم سے بہت باتین نکرونگا کیونکہ اس
دنیا کا سردار آتا ہے اور شاگردون کو ساتھہ لے کے وہان سے بہاگ نکلے
چونکہ آپ کہتے ہین کہ اس دنیا کے سردار سے مراد شیطان ہے تو ثابت ہوا کہ
آپ کے ابن اللہ شیطان پر غالب نہین ہوئے بلکہ مغلوب ہوکے بہاگ نکلے اور
آپ کے مصلوب کا مغلوب ہونا تو اظہر من الشمس ہے کیونکہ اوس لڑائی مین
مصلوب ہلاک ہوا ہے شیطان نہین ہلاک ہوا قولہ تیسرے یہہ لفظ یعنے
عورت کی نسل خدا کے بیٹے کے مجسم ہونے پر دلالت کرتا ہے الخ اور اس مدعا کی
دلیل ایسی مہمل لائے ہین کہ اوسکا مطلب وہ خود بہی نہ بیان کرسکین گے
لہذا ہم پوچہتے ہین کہ آپ کے خدا کے بیٹے نے شیطان کی کامیابی روکنے کی
کیا قدرت دکہلائی اور کہان اوسکی کامیابی کو روکا کیونکہ اوس نے جو قصد
کیا تہا کہ آدم وحوا سے گناہ کروادے سو کروادیا اور علی ہذا القیاس اونکے
اولاد سے بہی گناہ کروایا اور کروا رہا ہے پس اوسکی کامیابی کہان روکی
اور آپ کے ابن اللہ نے جو دنیا کی گناہ کے خاطر اپنے کو فدا کیا تو اس سے غلبہ
اور قدرت تو نہین ثابت ہوئی بلکہ اس سے مغلوب وعاجز ہونا ظاہر ہوتا ہے
کیونکہ جب خدا کے پاس سے یہہ وعدہ کرکے آیا کہ مین شیطان کی کامیابی کو
روکونگا اور یہان آکے روک نہ سکا تو عاجز و مایوس ہوکر بخوف ذلت و بدنامی
خودکشی اختیار کی اور یہی وجہ ہوئی کہ نزع کی حالت مین خدا نے اوسے چہوڑدیا تہا
قولہ چوتہے یہہ جملہ کہ تو اوسکی ایڑی کو کاٹیگا مسیح کے کفارہ کو خوب ثابت کرتا
ہے اور اس مدعا کی توجیہ مین کہتے ہین کہ آدمی کے بدن مین ایڑی سب سے
ادنی حصہ ہے اسی طرح مسیح کی انسانیت اوسکے دوطرفی ذات مین ادنی تر
پس جب کہا گیا کہ شیطان مسیح کی ایڑی کو کاٹیگا تو یہہ اس کہنے کے مانند ہے
کہ مسیح کی انسانیت اوس کفارہ دینے مین جو بنی آدم کو شیطان کے پنجہ سے
آزاد کرنے مین لازم تہا سخت عذاب اُٹہاوے مین کہتا ہون کہ کیتا فضا خبط

متی ۲۷

جو کہتے ہین کہ شیطان مسیح کی ایڑی کو کاٹیگا سو پہلے مجھے یہہ بتلائین کہ توریت کی عبارت
سے تو یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سانپ عورت کے نسل کی ایڑی کو کاٹیگا شیطان کا
اور مسیح کا لفظ کہان سے پیدا ہوا اگر یہہ کہئے کہ عورت کی نسل سے مراد مسیح ہین
تو مین کہتا ہون کہ اس مراد کو آپ نہ ثابت کر سکینگے کیونکہ آپ کے مصلوب
نے نہ شیطان کے سر کو کچلا اور نہ کبھی کوئی سانپ مارا اور نہ کبھی سانپ نے اونکے
ایڑی مین کاٹا تو کس قرینہ سے مسیح مراد ہو سکتے ہین اور یہہ جو آپ نے کہا کہ مسیح
کی دو طرفی ذات سو یہہ بداہتًا باطل ہے صرف آپ کے مان لینے سے اسکا ثبوت
نہین ہو سکتا **قولہ** مسیح کی انسانیت کفارہ دینے مین دکھہ اُٹھائے **مین** کہتا ہون
کہ یہان کئی باتون کا جاننا ضرور ہے کیونکہ اونہین کے فرض کرنے سے کفارہ کی ضرورت
اور مسیح کا مصلوب ہونا اور عیسائی مذہب کا واجب التسلیم ہونا ثابت کرتے ہین ۱ - کل
انسان گنہگار ہین ۲ آدم کا گناہ کل بنی آدم کو شامل ہے ۳ ہر گناہ کی سزا ابدی
عذاب ہے ۴ خدا کا عدل بغیر کامل سزا دئے گنہگار کو نہ چھوڑیگا نہین تو عدالت باطل
ہو جائیگی ۵ خدا عادل و قدوس و رحیم ہے اور یہہ تینو صفتین اوسکی ذاتی صفتین
ہین ان مین سے ایک صفت دوسرے پر غالب نہین ہو سکتی ۶ گناہ کی معافی
فقط کفارہ ہی سے ہو سکتی ہے ۷ کوئی انسان انسان کا کفارہ نہین ہو سکتا ۸ مسیح
کے سوا کوئی کفارہ نہین ہو سکتا کیونکہ کفارہ صرف اوسیکا ہو سکتا ہے جسمین
الوہیت و انسانیت دونون پائی جائین اور یہہ صفت صرف مسیح مین پائی جاتی
ہے ۹ اگر مسیح کی قربانی کے سوا خداتعالی کوئی دوسرا کفارہ قبول کرے تو تین
قباحتین لازم آئینگی ایک تو شریعت الہی کی بعزتی دوسرے خدا کا جھوٹھا ہونا
تیسرے گنہگار کا گناہ پر جرات کرنا اور چونکہ خدا گنہگارون کی مغفرت بھی چاہتا ہے
لہذا ضرور ہوا کہ مسیح جو خدا بھی ہے اور انسان بھی ہے وہ کفارہ مین مصلوب ہوتا
کہ گنہگار نجات بھی پائے اور خدا کی عدالت و شریعت بھی بحال رہے **اب** جاننا
چاہیے کہ یہہ عقاید باہم متضاد اور خلاف تعلیم انبیا ہین بلکہ محض بے اصل و باطل ہین

چنانچہ عقیدہ اول یہہ کہ کل انسان گنہگار ہین یہہ کلیہ باطل ہے کیونکہ حضرت یوحنا اور اونکی والدین اور حضرت مریم کا بیگناہ ہونا انجیل سے ثابت ہے عقیدہ دوم یہہ کہ آدم کا گناہ کل بنی آدم کو شامل ہے اس عقیدہ سے انکا یہہ مطلب ہے کہ حضرت یوحنا وغیرہ کو بہی گنہگار ثابت کرین مگر یہہ عقیدہ چند وجوہ سے باطل ہے ا یہہ کہ عدل کے خلاف ہے کہ ایک شخص کا گناہ اوسکی اولاد پر رکہا جائے ۲ یہہ کہ بیبل کے خلاف ہے کیونکہ حزقیل کے ۱۸ باب ۲۰ مین ہے کہ جو جان گناہ کرتی ہے وہی مریگی بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجہہ نہ اوٹہائیگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجہہ اوٹہائیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اوسی پر ہوگی ۳ یہہ کہ اگر یہہ بات مان لیجائے تو حضرت عیسی بہی بیگناہ نہین ہین کیونکہ وہ بہی ابن آدم ہین ۴ یہہ کہ ہر شخص گناہ کرنے پر جرات کریگا کیونکہ جب سوچیگا کہ مین گناہ کرون یا نہ کرون لیکن آدم کے گناہ کے سبب سے ضرور دائمی عذاب مین مبتلا ہونگا تو کہیگا کہ اس چند روزہ زندگی مین ہر طرحکی خواہش نفسانی پوری کرنا چاہیے کیونکہ آخر تو دائمی عذاب مین جانا ہے عقیدہ سوم یہہ کہ ہر گناہ کی سزا ابدی عذاب ہے یہہ عقیدہ اول تو تجربہ سے باطل ہے کیونکہ بقول ترسا مصلوب نے کل بنی آدم کا بلکہ آدم و حوا کا گناہ بہی اپنے سر پر اوٹہالیا لیکن بقول ترسا اوسکو ابدی عذاب نہین ہوا بلکہ کل تین روز کا عذاب ہوا دوم حضرت داؤد کے اس قول سے کہ اوسکا غضب پل بہر کا ہے ۳۰ زبور ۴ جب کہ اوسکا غضب پل بہر کا ہے تو ابدی عذاب کی کیا بنیاد ہے سوم اس سے یہہ قباحت بہی لازم آتی ہے کہ گنہگار کو زیادہ گناہ کرنے کی جرات پیدا ہوگی کیونکہ جب کسی سے ایک گناہ سرزد ہوگا اور وہ یہہ خیال کریگا کہ اب ابدی عذاب مین پڑونگا تو اپنے دل مین کہیگا کہ جب تک زندگی اور طاقت موجود ہے سب طرحکی گناہ کر لینا چاہیے کیونکہ آخر تو عذاب ابدی مین جانا ہے عقیدہ چہارم خدا کا عدل بغیر کامل سزا دئے گنہگار کو نہ چہوڑیگا نہین تو عدالت باطل ہو جائیگی یہہ عقیدہ تجربہ سے باطل ہے کیونکہ بقول ترسا مصلوب نے تمام دنیا کا

لوقا ا باب ۱۳ سے ۱۱ تک
لوقا ا باب ۵ و ۶
لوقا ا باب ۲۶ سے ۳۰ تک
۱۲

گناہ اپنے سر پر اوٹھا لیا اور چونکہ ہر گناہ کی سزا ابدی عذاب ہے پس چاہیئے کہ وہ کبھی نجات نہ پائے لیکن بقول ترساؤں کے تیسرے روز نجات پائی پس کسی گناہ کی کامل سزا نہ ہوئی اور عدالت باطل ہوگئی اور معاذاللہ خدا جہوٹا ٹھیرا اور شریعت کی بےعزتی ہوئی اور گنہگار کو جرأت کرنے کا دو وجہون سے موقع ملتا ہے اول اس وجہ سے کہ گناہون کی سزا نہایت ہی تہوڑی ہے دوم یہہ کہ گنہگار پر کچھہ بہی سزا نہین کیجاتی بلکہ خدا کے پیارے اور اکلوتے بیٹے پر کیجاتی ہے عقیدہ پنجم خدا عادل قدوس ورحیم ہے الخ یہان تین باتین ہین ۱- عدل اور اس سے وہ عقیدہ کہ ہر گناہ کی سزا ابدی عذاب ہے باطل ہوگیا کیونکہ عدل کا تقاضا یہہ ہے کہ سزا بقدر گناہ ہو نہ یہہ کہ جس نے زیادہ گناہ کیا وہ بہی اور جس نے کم کیا وہ بہی برابر ابدی عذاب مین رہے اور اسی سے صلیب بہی باطل ہوگئی کیونکہ عدل کا تقاضا یہہ ہے کہ خود گنہگار کو سزا دیجائے نہ یہہ کہ اوسکے عوض کسی بیگناہ یعنے عیسیٰ ابن مریم کو سزا دیجائے اور اس سے وہ عقیدہ بہی باطل ہوتا ہے کہ آدم کے گناہ کا مواخذہ اونکی اولاد سے کیا جائے کیونکہ عدل کا تقاضا یہہ ہے کہ گناہ مواخذہ گنہگار سے کیا جائے نہ یہہ کہ اوسکی اولاد سے ۲ تقدس اور اس سے کفارہ وصلیب باطل ہوتی ہین کیونکہ تقدس کا تقاضا یہہ ہے کہ گنہگار سے نفرت کرے نہ یہہ کہ لاتاً یب گنہگار کے اوپر سے اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے کو فدا اور قربان کرے اور اس سے ابنیت بہی باطل ہوتی ہے کیونکہ یہہ خلاف تقدس ہے کہ صاحب تقدس کسی عورت کے رحم مین حلول کرے اور اوسکے خون سے پرورش پائے اور ایک غریب و بیگناہ عورت کو تمام قوم یہود مین بدنام کروائے ۳ رحم اس سے ابدی عذاب اور کفارہ اور صلیب تینون باطل ہین کیونکہ یہہ تینون باتین رحم کے خلاف ہین اور یہہ عقیدہ کہ ایک صفت دوسرے پر غالب نہین ہے انجیل کے خلاف ہے کیونکہ یعقوب کے ۲ باب کے ۱۳ آیۃ مین ہے کہ رحم عدالت پر غالب ہوتا ہے عقیدہ ششم گناہ کی معافی فقط کفارہ سے ہوتی ہے یہہ عقیدہ رحم کے خلاف

اور دونون کا اجتماع محال ہے عقیدہ ہفتم کوئی انسان انسان کا کفارہ نہین
ہوسکتا یہہ عقیدہ بقول حضرت سلیمان باطل ہے کیونکہ حضرت فرماتے ہین کہ شریر
لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راستبازون کے عوض فدیہ دئے جاوینگے
امثال ۲۱ باب ۱۸ اور اگر یہہ عقیدہ صحیح ہو تو یسوع مصلوب کا کفارہ بہی باطل ہوگا
کیونکہ وہ بہی انسان تہا اور ترسا کا یہہ عقیدہ کہ اوسمین الوہیت و انسانیت
دونون تہین کچہہ مفید نہین ہے کیونکہ حسب عقیدہ ترسا انسانیت مصلوب
ہوئی ہے الوہیت نہین مصلوب ہوئی پس کفارہ انسانیت کا گذرا ہے الوہیت
کا نہین گذرا عقیدہ ہشتم مسیح کے سوا کوئی کفارہ نہین ہوسکتا الخ یہہ
عقیدہ کئی وجہون سے باطل ہے ۱ بیبل کے خلاف ہے کیونکہ اوسکی تعلیم یہہ ہے
کہ جان کا فدیہ مال اور اسباب ہے امثال ۱۳ باب ۸ پس مسیح کا کفارہ باطل
ہوا ۲ رحم کے خلاف ہے کیونکہ رحم و کفارہ کا اجتماع محال ہے ۳ عدل کے خلاف
ہے کیونکہ عدل یہہ نہین کہتا کہ مجرم بغیر سزا چہوڑ دیا جائے اور دوسرا شخص اوسکے
عوض مین سزا پائے ۴ مسیح مین انسانیت کا پایا جانا تو مسلم ہے لیکن الوہیت
کا پایا جانا بداہتاً باطل ہے ۵ اگر مسیح مین الوہیت فرض بہی کر لیجائے تو بہی
اونکا کفارہ دو وجہون سے باطل ہے اول یہہ کہ مصلوب صرف انسانیت
ہوئی ہے الوہیت نہین مصلوب ہوئی الوہیت تو اوسوقت چہوڑ کے الگ
ہوگئی تہی دیکہو متی ۲۷ باب ۴۶ دوم یہہ کہ اگر الوہیت کفارہ مین گذرے تو
ترسا کا خدا معدوم ہوگیا اور حی و لا یموت کی صفت باطل ہوگئی ۶ یہہ کہ جب
صرف انسانیت کفارہ مین مصلوب ہوئی تو کفارہ کسی طرح سے مقبول نہین
ہوسکتا کیونکہ اونکی محض انسانیت نیک اور اچہی نہین تہی چنانچہ ایک شخص نے
حضرت سے کہا کہ اے اچہے استاد مین کیا کرون کہ حیات ابدی پاؤن اوسنے
اوسے کہا تو کیون مجہے اچہا کہتا ہے کوئی اچہا نہین مگر ایک یعنے خدا دیکہو متی
۱۹ باب ۱۶ و ۱۷ عقیدہ نہم اگر مسیح کی قربانی کے سوا خدائے تعالیٰ اور دوسرا

کفارہ قبول کرے تو تین قباحتین لازم آئین گی الخ مین کہتا ہون کہ
مسیح کے قربانی مین بہی لازم آتی ہین کیونکہ جب مجرم پر سزا نہ ہوئی تو شریعت کی
بیعزتی ہوئی اور عدالت بہی باطل ہوئی اور معاذ اللہ خدا کا جہوٹہا ہونا بہی لازم
آیا اور مجرم کو گناہ کرنے پر جرات کرنیکا موقع بہی ہاتہہ آیا پس مسیح مصلوب کا
کفارہ کسی کام مین نہ آیا اب دیکہو کہ کفارہ کا اثبات اور مصلوب کی پیشین
خبریان ایسی ہی ہین جنکے اوپر ترسا کا اتنا بڑا زور و شور ہو رہا ہے **قولہ** پانچوان
یہہ جملہ کہ وہ تیرے سر کو کچلیگا اس بات کو بتلاتا ہے کہ مسیح اپنے کفارہ اور موت
سے شیطان پر فتح پاویگا الخ مین کہتا ہون کہ فتح پانے سے اگر یہہ مراد ہے کہ شیطان
کو ہلاک کریگا اور آپ ہلاکت سے محفوظ رہیگا تو مسیح مصلوب پر یہہ خبر نہین
درست آتی کیونکہ معاملہ برعکس ہے اسواسطے کہ مصلوب ہلاک ہوا اور شیطان
سلامت رہا اور ظاہر ہے کہ فتحمند وہی کہا جاتا ہے جو مارتا ہے نہ وہ کہ جو مار کہاتا
ہے اور اگر یہہ مراد ہے کہ شیطانی کامونکو اوٹہا دیگا تو یہہ بہی درست نہین ہے
کیونکہ مصلوب کو اٹہارہ سو برس سے زیادہ گذر گئے لیکن ابہی تک شیطانی
کام بند نہین ہوئے اور اگر یہہ مراد ہے کہ قیامت مین گنہگارون کو عذاب سے
بچالیگا تو یہہ بہی درست نہین کیونکہ بقول ترسا مصلوب پر تمام دنیا کے گناہون
بوجہہ لادا گیا ہے اور ہر گناہ کی سزا ابدی عذاب ہے پس وہ خود ہی نجات
نہ پاویگا دوسرے کی شفاعت کیونکر کریگا پس مصلوب کا فتح پانا کسی طرح ثابت نہین
ہوتا اور حقیقت حال یہہ ہے کہ توریت کے جملہ مذکورہ مین نہ کفارہ کا کوئی اشارہ ہے
اور نہ صلیب کی کوئی خبر ہے اور نہ حضرت عیسیٰ سے اوسے کچہہ تعلق اور نہ یسوع مصلوب
سے کچہہ علاقہ ہے بلکہ یہہ جملہ ہمارے **رسول مقبول** کی بشارت ہے کہ حضرت
آدم کو سنائی گئی تہی ترسا نے صرف نسل عورت کا لفظ دیکہہ کے اسقدر ہاتہہ
پاؤن مارے ہین مگر اونکا یہہ گمان محض لغو ہے کیونکہ سبہی آدمی عورت کی

نسل سے یہہ مراد ہے کہ صرف عورت سے پیدا ہو اور ایسی پیدایش حضرت عیسیٰ کے
سوا اور کسی کی نہین ہے لہذا آیۂ مذکورہ سے حضرت عیسیٰ مراد ہین باطل ہے کیونکہ
بنی آدم کو عورت کی نسل کہنا بیبل کا محاورہ ہے چنانچہ ایوب کے ۵۱ باب ۱۴
مین ہے کہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ٹہیرے اور لوقا کے ۷ باب ۲۸
مین حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ اون مین جو عورتون سے پیدا ہوے کوئی نبی یوحنا
بپتسما دینے والے سے بڑا نہین پس حضرت عیسیٰ کی تخصیص کہان سے نکلتی ہے
پہر حضرت عیسیٰ نے اپنے کو کبہی نسل عورت یا ابن حوا یا ابن مریم نہین کہا بلکہ ہمیشہ
ابن آدم کہا کرتے تہے اور ابن آدم کے کہنے اور نسل عورت یا ابن حوا نہ کہنے کی
یہی وجہ تہی تا کہ نادان لوگ یہہ نہ خیال کرین کہ توریت کی آیت مذکورہ حضرت کی شان
مین ہے اور یہی وجہ ہے کہ کسی انجیل نویس نے آیت مذکورہ کا حضرت عیسیٰ کے حق
مین ہونی کا دعوی نہین کیا اور اگر ترسا کی خاطر سے یہہ بات مان لیجائے کہ عورت
کی نسل سے یہی مراد ہے کہ کوئی شخص صرف عورت سے پیدا ہو تو بہی حضرت عیسیٰ
کی کچہہ خصوصیت نہین نکلتی کیونکہ حکیم اسقلینوس بہی صرف عورت سے پیدا ہوا ہے
اور یونانی اوسکے نبی اور صاحب اعجاز ہونے کے قایل ہین دیکہو کتاب خلاصۃ الحیات
اور حضرت عیسیٰ کے ساتہہ ایک دوسرا لڑکا بہی پیدا ہوا تہا دیکہو مسیحی دین اور کلیسیا
کی تواریخ کا ۳۰۴ صفحہ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۸ء تالیف پادری ڈاکٹر فریڈرک
صاحب اور اختصار تواریخ قدیم جو پادری ای ام وہری صاحب ڈی ڈی نے
انگریزی سے اردو مین ترجمہ کرکے بحروف رومن الہ آباد مشن پریس مین ۱۸۸۷ء
مین چہپوایا ہے اوسکے ۹ باب کی ۲ فصل صفحہ ۹۰ مین لکہتے ہین کہ رومیون کے
قصہ کہانیون کے مطابق دو لڑکے توام ایک کا نام راموکس دوسرے کا نام
ریموس تہا ویسٹا دیوی کی ایک کنواری مسماۃ ربیا سلویا سے پیدا ہوئی تہی پس
ثابت ہوا کہ دو لڑکے حضرت عیسیٰ کے پیشتر کنواری عورت سے پیدا ہو چلے تہے مگر
پادری صاحب اس حال کو نامعتبر ٹہیرانے کے واسطے یہہ ذلیل لفظ لکہتے ہین

کہ رومیون کے قصہ کہانیون مین ایسا لکھا ہے مگر اسکا کچھہ مضائقہ نہین ہے لیکن اسی طرح ہر مخالف بہی کہہ سکتا ہے کہ فلانی بات عیسائیون کے قصہ کہانیون مین لکہی ہے پس نسل عورت ہونا خاص حضرت عیسی کا حصہ نہ ہوا اور اگر صرف حضرت عیسی ہی عورت کی نسل مین ہین تو وہ صادق نہین ہو سکتے کیونکہ ایوب کے ۱۵ باب ۱۴ مین لکھا ہے کہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ٹھہرے اور آیت مذکورہ کا ہمارے حضرت کے حق مین ہونا اس دلیل سے ثابت ہے کہ عورت کی نسل کے جو صفت توریت مین بیان کی گئی ہے کہ وہ سانپ کا سر کچلیگی یعنے شیطان کی حکومت کو نیست و نابود کریگی سو یہہ صفت ہمارے حضرت مین بتمام و کمال پائی گئی چنانچہ صدہا بت خانے توڑ ڈالے اور لاکھون مشرکون اور بت پرستون کو قتل کیا اور توحید حقیقی کی تعلیم جاری کی اور شریعت الہی کو قایم کیا اور تثلیث اور ثنویت کو باطل کیا اور جب سے آپ پیدا ہوئے شیاطین کا آسمان پر جانا موقوف ہوگیا اور اگرچہ حضرت موسی اور حضرت یوشع نے بہی جہاد کیا ہے لیکن وہ خاص ایک قوم کے ساتھہ تھا اور ہمارے حضرت کا جہاد عام تھا اور وہ آغاز تھا یہہ انجام تھا بلکہ ترسا کے نزدیک تو دینی جہاد ہی نہ تھا بلکہ صرف دنیاوی لڑائیان تھین اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسی نے شیطان کی حکومت کو نیست نہین کیا بلکہ ترسا کے قول سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان سے ڈرتے تھے اور اوس سے دبے ہوئے تھے چنانچہ یوحنا کے ۱۴ باب کے آخر مین ہے کہ حضرت نے اپنے شاگردون سے کہا کہ آگے کو تم سے بہت باتین نہ کرونگا کیونکہ اس دنیا کا سردار آتا ہے الخ ترسا کہتے ہین کہ اس دنیا کے سردار سے شیطان مراد ہے اور اوسی کے آمد کی آثار دیکہہ کے حضرت نے شاگردون کو تعلیم دینا موقوف کیا اور وہان سے چلدئے اب بتلائے کہ شیطان مغلوب تھا یا غالب تھا اور جب یہہ بات ثابت ہو چکی کہ شیطان کی حکومت ہمارے حضرت نے نیست کر دی اور حضرت عیسی سے یہہ بات نہین ہو سکی تو بخوبی ثابت ہوا کہ توریت کی آیت مذکورہ ہمارے حضرت کے حق مین ہے حضرت عیسی کے حق مین نہین ہے اگر کوئی شخص یہہ کہے

کہ اناجیل اربعہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسی نے بہت سے دیوؤن کو دفع کیا ہے
تو ہم جواب دینگے کہ اول تو کثرت اختلافات کے سبب سے اناجیل کے قصص کا
کچھہ اعتبار نہین ہے دوم یہہ کہ بالفرض اگر دیوؤن کو حضرت نے نکالا تو اوس
نکالنے سے دیو مغلوب نہین ہوئے بلکہ اونکا غلبہ ہفت گونہ ہوگیا چنانچہ حضرت نے
خود اس امر کی شکایت کی کہ جب آدمی سے ایک بری روح نکل جاتی ہے تو سات
بری روحین اپنے سے بدتر اپنے ساتھہ لے آتی ہے اور سب ملکے اوس آدمی پر
تسلط کر لیتے ہین اور اوسکا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے متی ۱۲ باب ۴۳ وغیرہ
اور اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ توریت کی آیت مذکورہ حضرت عیسی کے حق مین نہین ہے
اگر کوئی کہے کہ اگر توریت کی آیت مذکورہ حضرت عیسی کے حق مین نہ ہو بلکہ حضرت محمد کے
شان مین ہو تو پھر عورت کی نسل کہنے کا کیا سبب تھا تو ہم جواب دینگے کہ اسکا
پہلا سبب یہہ ہے کہ بیبل کے محاورہ مین کل بنی آدم عورت کی نسل کہی جاتی
ہین چنانچہ ایوب کے ۱۴ باب مین ہے انسان جو عورت سے پیدا ہوتا ہے تھوڑے
دن جیتا اور سراسر رنج مین ہے دوسرا سبب یہہ ہے کہ پیدایش کے ۲۱ باب
۱۰ سے ۱۳ تک مین ہے کہ سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ اس لونڈی اور اس کی
بیٹے کو نکال دے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اسحاق کے ساتھہ وارث
نہو گا پر اپنے بیٹے کے خاطر یہہ بات ابراہیم کی نظر مین نہایت بری معلوم ہوئی
تب خدا نے ابراہیم سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیرے
نظر مین بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات کے حق مین جو سرہ نے تجھہ سے کہی اوس
آواز پر کان رکھہ کیونکہ تیری نسل اسحاق ہی سے کہلائیگی اور اس لونڈی
کے بیٹے سے بھی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے انتہی
واضح ہو کہ اصل بھید کی بات یہان یہہ ہے کہ حسب درخواست سارہ خدا نے
حضرت ابراہیم سے کہا کہ اسمعیل اور ہاجرہ کو نکال دے اور اسبات کو برا نجان
کیونکہ تیری نسل اسحاق ہی سے کہلائیگی مگر عورت کی وہ نسل جسکا وعدہ

آدم سے کہا گیا کہ سانپ کے سر کو کچلیگی وہ اسحاق سے نہین بلکہ اسمعیل سے کہلائیگی یعنے دنیا کے لوگ فقط اسحاق کی نسل کو تیری نسل کہین گے اور اس سے ثابت ہوا کہ اہل دنیا اسمعیل کی اولاد کو ابراہیم کی نسل نہ کہین گے اور جب ابراہیم کی نسل نہ کہین گے تو لامحالہ ہاجرہ کی نسل کہین کیونکہ اور کوئی تیسری صورت پیدا نہین ہوسکتی چنانچہ مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۶ع کے ۲۵۳ صفحہ مین اور کوالیف الصحایف جو بحظ رومن الہ آباد کے مشن پریس مین ۱۸۵۹ع مین چہپی ہے اوسکے تتمہ ملحقہ کے ۲۱۱ صفحہ مین مرقوم ہے کہ اسمعیل کی اولاد مین سے بعض لوگ ہاجری کہلاتے تہے پس اسمعیل کی اولاد پر عورت کی نسل کا مفہوم اس ذریعہ سے صادق آیا اور یہہ بات صرف اہل دنیا کے نزدیک ہوگی خدا کے نزدیک نہین کیونکہ خدا نے دو طرح سے اسبات کو حضرت ابراہیم پر ظاہر کیا اول اوس جملہ سے کہ اسبات کو برا نہ جان یعنے اگرچہ ظاہر مین یہہ بات بری ہے لیکن باطن مین اسکا نتیجہ نہایت عمدہ اور اعلی ہے دوم اس جملہ سے کہ مین اوس سے ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ میرے نزدیک وہ بہی تیری نسل ہے سبحان اللہ خداوند عالم کی کیا حکمت ہے کہ سارہ نے اپنی غرض سے ہاجرہ اور اسمعیل کو خارج کروایا اور اسکے ضمن مین خدا نے اوس بہید کو کہول دیا کہ عورت کی نسل سے کون شخص مراد ہے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم تیسرا سبب یہہ ہے کہ خداے تعالی نے حضرت آدم اور حوا کے روبرو شیطان سے کہا کہ عورت کی نسل سانپ کا سر کچلیگی اور سانپ حضرت آدم کا دشمن تہا کیونکہ اوسی نے دہوکہا دیکے حضرت کو پہل کہلایا تہا جسکے سبب سے حضرت باغ عدن سے نکالے گئے تہے تو گویا خداوند تعالی حضرت آدم کو تسلی دیتا ہے کہ عورت کی نسل سانپ کا سر یعنے تیرے دشمن کا سر کچلیگی اور چونکہ حضرت کو خود سانپ نے پہل نہین کہلایا تہا بلکہ حوا نے کہلایا تہا جیسا کہ پیدایش کے ۳ باب ۶ سے اور اول طمطاوس کے ۲ باب ۱۳ سے ظاہر ہے اور اس سبب سے حضرت آدم نے

حوا سے ناخوش ہو کے خدا سے کہا کہ اس عورت نے مجھے کہلایا جیسا کہ پیدایش کے ۳ باب ۱۲ سے ظاہر ہے لہذا خداوند تعالی گویا حضرت آدم سے سفارش کرتا ہے کہ اے آدم حوا سے ناخوش نہ ہو کیونکہ عورت ہی کی نسل سانپ کا یعنے تمہارے دشمن کا سر کچلیگی اور اب یہان تین باتین تحقیق طلب ہین اول یہہ کہ حضرت آدم کا دشمن کون شخص ہے دوم یہہ کہ اوسکا سر کچلنے والا کون شخص ہوا سوم یہہ کہ سانپ نے اوس کے ایڑی کو کاٹا جب یہہ تینون باتین معلوم ہو جائین گی تو یہہ عقیدہ حل ہو جائیگا پہلی بات اظہر من الشمس ہے کہ دنیا مین حضرت آدم کے دشمن تین ہین ایک وہ جس نے شجر ممنوع کا پہل کہلا کے حضرت کو باغ عدن سے نکالا دوسرے وہ جو حضرت کی اولاد کو ممنوع چیزین مثل شراب و لحم خنزیر کے کہانے کی ترغیب دیتے ہین اور اس حکمت سے اولاد آدم کو باغ عدن مین پہونچنے سے محروم رکہا چاہتے ہین اور جیسا کہ پہلے دشمن نے حوا کو یہہ فریب دیا تہا کہ تم اس درخت ممنوع کا پہل کہاؤ ہرگز نہ مروگے بلکہ جس روز کہاؤ گے تمہاری آنکہین کہل جائین گی اور تم نیک و بد کی شناخت مین خدا کے مانند ہو جاؤگے ویسا ہی یہہ دوسرے دشمن کہتے ہین کہ سب چیزون کو کہاؤ پیو کوئی چیز ناپاک و حرام نہین ہے علی الخصوص لحم خنزیر و شراب تو نہایت مفید و لذیذ چیزین ہین تیسرے وہ جو حضرت آدم کی توہین کرتے اور اونکی اولاد کو اون سے نفرت دلانے کے واسطے کہتے ہین کہ آدم نے گناہ کیا اور وہ گناہ تمام اوسکی اولاد مین پہیل گیا اور وہی کل بنی آدم کی خرابی و ہلاکت و [illegible] لعنت کا باعث ہوا رومی ۵ باب ۱۲ سے ۱۹ تک دوسری بات بہی روشن ہے کہ ان دشمنون کی سرکوبی ہمارے ہی پیشوا نے کی چنانچہ حلت و حرمت کی پہر شریعت سر نو قایم کی اور یہہ بہی بتلا دیا کہ حضرت آدم کے گناہ کا مواخذہ [illegible] اولاد سے نکیا جائیگا تیسری بات یعنے سانپ اوسکی ایڑی کو کاٹیگا اسکی کیفیت یہہ ہے کہ اہل سنت راوی ہین کہ شب ہجرت کو آنحضرت خلیفہ اول پر سوار ہوکے تشریف لیگئے تہے پس خلیفہ اول کے تمام بدن کو ہم مجازاً آنحضرت کی ایڑی کہہ سکتے ہین اور یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب آنحضرت اور خلیفہ صاحب غار مین تشریف رکہتے تہے

تو سانپ نے خلیفہ کو کاٹ لیا اور اوسوقت خلیفہ کو کاٹنا حقیقت مین ایسا تہا کہ گویا اوس نے
آنحضرت صلعم کی ایڑی کو کاٹا اور اب یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ آیت مذکورہ مین عورت
کی نسل سے ہمارے حضرت مراد ہین حضرت عیسیٰ مراد نہین ہین اور اگر ترسا کے
خاطر سے ہم اس بات کو مان لین کہ عورت کی نسل سے حضرت عیسیٰ مراد ہین تو بہی ترسا
صلیب کا اثبات نہین کر سکتے کیونکہ جملہ مذکورہ کا معاد صرف اسیقدر ہے کہ جب
شیطان حضرت عیسیٰ کا مقابلہ کریگا تو کسیقدر جسمانی ایذا پہونچائیگا اور حضرت اوسکے
سر کو کچل دینگے نہ یہہ کہ مصلوب ہونگے پس اگر آیت مذکورہ حضرت عیسیٰ سے
متعلق ہو تو اثبات صلیب کی خبر نہین بلکہ ابطال صلیب کی خبر ہے الحمد للہ کہ جس
آیت کے ذریعہ سے ترسا نے صلیب کا نشان کہڑا کیا تہا اوسی آیت کے وسیلہ سے
ہم نے اوس نشان کو اوکہیڑ کے پہینک دیا اور اب اس کتاب کے ابطال صلیب
بطرز عجیب نام رکہنے کی وجہ بخوبی ظاہر ہوگئی واضح ہو کہ اخبار صلیب مین سے ترسا
کے پاس سب سے اول اور عمدہ خبر جسپر نہایت فخر و ناز رہا ہے سو یہی ہے جسکا حال معلوم
ہوا اور یہین سے دوسری خبرون کو بہی قیاس کر لو کہ وہ کیسی ہونگی کیونکہ ع سالی کہ
نکوست از بہارش پیداست خبر ۲ پیدائش ۴۹ باب ۱۰ یہودا سے ریاست
کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اوسکے پاؤن کے درمیان سے جاتا رہیگا جب تک کہ شیلوہ
نہ آئے اور قومین اوسکے پاس اکٹہی ہونگی واضح ہو کہ کپتان صاحب نے ثلثۃ الکتب
مین اس فقرہ کو بہی کفارہ اور صلیب کی پیش خبری قرار دیا ہے اور اوسکی توجیہ یون
کی ہے کہ شیلوہ کے معنی مین بہیجا ہوا اور اس سے یہہ مراد ہے کہ وہ رسول اولاد
یہودا سے ہوگا اور اوسکے پاس قومون کا اکٹہا ہونا اوسکے کفارہ ہونے پر دلالت
کرتا ہے مین کہتا ہون کہ یہان چند باتون کا جاننا ضرور ہے ۱ یہودا سے یہان
ذات یہودا مراد نہین ہے کیونکہ یہودا کے پاس کوئی ریاست نہین تہی بلکہ یہودا
سے اولاد یہودا مراد ہے ۲ ریاست کے عصا سے دینی ریاست اور حاکم سے دنیوی
حکومت مراد ہے اور مطلب یہہ ہے کہ یہودا کی اولاد مین دینی اور دنیوی ریاست

پیدائش ۴۹ باب ۱۰
بشارت جناب رسول مقبول

اوسوقت تک رہے گی جب تک کہ شیلوہ نہ آئے اور جب شیلوہ آئیگا تو یہودا کے
دونون ریاستین جاتی رہین گی ۳ بقول جمہور ترسا حضرت عیسی یہودا کی اولاد
مین سے ہین اب اگر شیلوہ سے مراد حضرت عیسی ہون اور قومون کی ریاست اونکو
ملی تو انکے آنے سے چاہئے کہ یہودا کی اولاد سے ریاست جاتی نہ رہے بلکہ اور
بڑہ جاوے کیونکہ پہلے صرف ایک ہی قوم پر تہی اور اب قومون پر ہوجائیگی حالانکہ
اس خبر کا مفہوم یہہ ہے کہ جب شیلوہ آئیگا تو اولاد یہودا سے ریاست نکل جائیگی
اور شیلوہ کو ملیگی پس آیت مرقومہ خود اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ شیلوہ اولاد
یہودا مین سے نہ ہوگا پس کپتان صاحب کا یہہ دعوی کہ اس سے مراد یہہ ہے
کہ وہ رسول اولاد یہودا سے ہوگا محض غلط ہے ۴ شیلوہ چونکہ خدا کا رسول ہوگا
لہذا قومین ہدایت پانے کے واسطے اوسکے پاس جمع ہونگے اور اب بخوبی ظاہر
ہوا کہ اس آیت مین صلیب وکفارہ کا کوئی اشارہ نہین ہے بلکہ جناب خاتم المرسلین
کی بشارت ہے اور اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ خداوند تعالی نے حضرت ابراہیم
سے وعدہ کیا تہا کہ دنیا کی سب قومین اوس سے برکت پائین گی دیکھو پیدائش
۱۸ باب ۱۸ اور اس وعدہ مین یہہ بات ظاہر نہین ہوتی تہی کہ یہہ خاص وعدہ
حضرت اسمعیل مین پورا ہوگا یا حضرت اسحاق مین کیونکہ دونون کے ساتھہ وعدے
تہے دیکہو پیدائش ۱۶ باب کل اور ۱۷ باب ۱۵ سے ۲۲ تک سو یہان حضرت
یعقوب اوسکا فیصلہ کرتے ہین کہ وہ خاص وعدہ شیلوہ مین پورا ہوگا اور تفصیل
حضرت نے اسطرح سے کی کہ جب شیلوہ آئیگا تو یہودا کے خاندان سے ریاست جاتی
رہیگی اور سب قومین برکت موعودہ پانے کے واسطے اوسکے پاس جمع ہونگے
اور چونکہ اسی آیت سے ثابت ہوچکا ہے کہ شیلوہ خاندان یہودا سے نہ ہوگا تو
ظاہر ہوگیا کہ اولاد اسمعیل مین سے ہوگا کیونکہ اسحاق اور اسمعیل کے سوا
حضرت ابراہیم کی اور کسی اولاد سے کچہہ وعدہ نہین تہا اور حضرت اسحاق کو
جو برکت ملی تہی وہ اولاد یہودا پر منحصر تہی پس جب کہ شیلوہ اولاد یہودہ مین سے

نہوا تو ثابت ہوا کہ اولاد اسمعیل مین سے ہوگا اور اسی مضمون کو حضرت عیسیٰ نے
متی کے ۲۱ باب ۳۳ سے ۴۴ تک مین باغ کی تمثیل مین فرمایا ہے اور انشاء اللہ
اسکا مفصل بیان آئیگا خبر ۳ ایوب ۱۹ باب ۲۳ کاشکے میری باتین اب
لکھی جاتین کاشکے وہ ایک دفتر مین قلمبند ہوتین کہ وہ لوہے کی قلم اور سیسے
سے پتھر پر نقش کیجاتین جو ابد تک قایم رہتین کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میرا فدیہ
دینے والا زندہ ہے اور وہ روز آخر مین اوٹھہ کھڑا ہوگا + کپتان صاحب کہتے
ہین کہ اس قدیم پیشین گوئی مین تین جدی جدی باتین نظر آتی ہین پہلے مسیح
کی الوہیت کا رتبہ دوسرے اوسکا مجسم ہونا تیسرے گناہون کے لئے اوسکا
مرنا قولہ پہلے اس جملہ مین کہ مین جانتا ہون کہ میرا فدیہ دینے والا زندہ ہے
لفظ زندہ مسیح کے رتبہ الہی کو خوب ثابت کرتا ہے کیونکہ یہہ لفظ مسیح کے مجسم ہونے
سے پندرہ سو برس پہلے کہا گیا تہا پس ضرور ہے کہ وہ خدا کے بیٹے کی الوہیت
سے نسبت رکہے کیونکہ اوسکے انسانیت اوسوقت وجود نرکہتی تہی مین کہتا ہون
کہ یہان حضرت عیسیٰ کا کچہہ نام ونشان نہین ہے اونکی الوہیت یا ابنیت کیونکر
ثابت ہوگی اگر اثبات الوہیت کی ایسی ہی دلیلین ہین تو مخالف کہہ سکتا ہے
کہ فدیہ دینے والے سے بکرا یا بہیڑ مراد ہے اور لفظ زندہ سے اوسکی الوہیت ثابت
ہوتی ہے کیونکہ یہہ لفظ اوسکے مجسم ہونے سے پندرہ سو برس پہلے کہا گیا پس
ضرور ہے کہ اوسکی الوہیت سے نسبت رکہے کیونکہ اوسکا جسم اوسوقت وجود
نرکہتا تہا اور حقیقت یہہ ہے کہ فدیہ دینے والا خدا ہے اور فدیہ دینے سے مراد
یہہ ہے کہ اگرچہ مین عاجز و ناچار ہون لیکن خدا میرے فدیہ کا سامان مہیا کردیگا
نہ یہہ کہ خدا خود قربان و مصلوب ہوگا کیونکہ متکلم یہہ نہین کہتا کہ میرا فدیہ زندہ
ہے بلکہ یہہ کہتا ہے کہ میرا فدیہ دینے والا زندہ ہے اور ظاہر ہے کہ فدیہ دینے والے
اور فدیہ مین مغایرت ہوگی نہ یہہ کہ اتحاد پس لفظ زندہ سے بخوبی ثابت ہوتا ہے
کہ یہہ خبر حضرت مسیح کی نہین ہے کیونکہ یہہ لفظ مسیح کے پیدا ہونے اور مجسم ہونے سے

پندرہ سو برس پہلے کہا گیا تھا پس ضرور ہے کہ یہہ لفظ حضرت عیسی سے کچھہ نسبت
نرکہے کیونکہ بقول کپتان صاحب اونکی انسانیت اوسوقت وجود نرکہتی تھی
باقی رہی ترسا کی فرضی الوہیت سو وہ بداہتًا باطل ہے قولہ دوسرے یہہ جملہ کہ وہ
روز آخر زمین پر اوٹہہ کہڑا ہوگا بڑی صفائی سے ساتہہ بیٹے کا مجسم ہونا دکہلاتا
ہے کیونکہ کنہ الہی کی بابت ایسا کہنا کہ وہ روز آخر زمین پر کہڑا ہوگا بالکل نامناسب
ہے مگر اسبات سے مراد یہی نہے کہ خدا کا بیٹا مجسم ہوکر پچہلے دنون مین انسانی صورت
اور سیرت سے زمین پر کہڑا ہوگا مین کہتا ہون کہ حضرت ایوب پر امتحانًا خدا نے مصیبتین
ڈالی تہین پس روز آخر سے امتحان کا آخر روز مراد ہے اور اوٹہہ کہڑے ہونے
سے متوجہ ہونا مراد ہے مثلاً کوئی شخص کہے کہ ملکہ معظمہ باغیون کے سرکوبی کے لئے
اوٹہہ کہڑے ہوئے تو اس سے یہی مراد ہوگی کہ باغیون کے دفع کرنے کی طرف
متوجہ ہوئے نہ یہہ کہ پہلے بیٹہے ہوئے تہے اور اب کہڑے ہوگئے پس جملہ مذکورہ
کا مطلب یون ہوگا کہ اگرچہ مین کمزور و ناچار اور بلاے افلاس مین گرفتار ہون
اور فدیہ دینے کی طاقت نہین رکہتا لیکن میرا فدیہ دینے والا زندہ ہے اور وہ آخر
امتحان مین مجہے سنبہالنے کے لئے زمین پر یعنے اسی دنیا مین متوجہ ہوگا پس یہان
نہ کہین خدا کے بیٹے کا نہ اوسکے مجسم ہونے کا ذکر ہے اور نہ کہین اوسکے مصلوب
ہونے کا اشارہ ہے قولہ کیونکہ کنہ الہی کی بابت ایسا کہنا بالکل نامناسب ہے
اب دانایان فرنگ کی دانائی اور علماے ترسا کی فہم و ادراک کی رسائی کو دیکہنا
چاہئے کہ خدا کا مجسم ہونا اور ایک عورت کی رحم مین حلول کرکے اوسکے خون سے
پرورش پانا اور مصلوب ہوکے ملعون ہونا اور دوزخ مین جانا یہہ باتین تو خدا کے
بہ نسبت مناسب جانتے ہین اور اسبات کا کہنا کہ خدا اوٹہہ کہڑا ہوگا یعنے متوجہ ہوگا نامناسب
جانتے ہین ع برین عقل و دانش ہزار آفرین قولہ تیسرے یہہ الفاظ کہ میرا فدیہ
دینے والا مسیح کی قربانی اور اوسکے جی اوٹہنے اور آسمان پر جانے کی بابت پوری
دلیل ہے کیونکہ اس رسالہ کے چوتہے باب مین ثابت ہوچکا کہ شفیع کی قربانی کے سوا

اور عزت بخش کفارہ گناہون کا نہین ہوسکتا مین کہتا ہون کہ جملہ مذکورہ کا جو مطلب
مین نے بیان کیا ہے اوسکو جب اہل فہم سنینگے تو یہی کہینگے کہ حق وہی ہے اور
کپتان صاحب کی توجیہین فضول اور عبث و نامعقول ہین خبر ۴ سفر ایوب ۳۳
باب ۲۳ وہان اگر اوسکے ساتھ کوئی پیغمبر ہو یا کوئی تعبیر کرنے والا جو ہزار بیچ ایک
ہے تا کہ انسان اوسکی یعنے خدا کی راستی بتاوے تو اوسپر رحم کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ اوسے گڑہے مین گرنے سے بچالے کہ مجھے کفارہ ملا ہے کپتان صاحب کہتے
ہین کہ مسیح کے نجات پر ایوب کی کتاب مین جو پیشین گوئی باقی رہی ہے سو یہی ہے
اور نیچے کی تین باتین بتلاتی ہے ایک مسیح کا رتبہ الہی دوسرے اوسکا کفارہ دنیا
کے گناہون کے لئے تیسرے خدا کا رحم کفارہ کے وسیلہ پہلے یہہ الفاظ کہ مجھے کفارہ
ملا ہے ثابت کرتے ہین کہ وہ کفارہ دینے والا جو انسان کی نجات کے لئے ضرور تہا ملک
آدمیون اور فرشتون اور سارے مخلوقات مین نہ پایا جا سکتا سو خداوند آخرش
اپنے اکلوتے بیٹے کی ذات مین پا چکا دوسرے یہہ لفظ کفارہ بتلاتا ہے کہ خدا نے کس
سبب سے اپنے بیٹے کے مجسم ہونے کو مقرر کیا چنانچہ اوسکی وجہ یہی تہی کہ اوسکے مجسم
ہونے اور مرنے سے گناہ کے لئے شریعت کو عزت بخش کفارہ ملی تیسرے یہہ الفاظ کہ
اوسے گڑہے مین گرنے سے بچالے کہ مجھے کفارہ ملا ہے صاف صاف ظاہر کرتے ہین
کہ انسان کی نجات صرف اوس کفارہ پر موقوف ہے جو مسیح کے صلیب پر کھینچے جانے
سے ہوا تم بلفظہ واضح ہو کہ محل نزاع یہان لفظ کفارہ ہے پس دیکھنا چاہئے کہ بیبل
مین لفظ کفارہ کا اطلاق کس کس چیز پر آیا ہے اگر عیسی ابن مریم کے مصلوب ہونے
پر آیا ہے تو صاحب کا دعوی درست ہے اور اگر کسی دوسری چیز پر آیا ہے تو اونکی
کل توجیہین بیکار ہین پس مین کہتا ہون کہ کفارہ کا اطلاق بیبل مین دو طرح پر
آیا ہے اول مال و اسباب پر چنانچہ امثال کے ۱۳ باب ۸ مین ہے کہ آدمی کی جانکا
فدیہ اوسکا مال و اسباب ہے دوسرے نیکون کے واسطے بدون کی ہلاکت چنانچہ امثال
کے ۲۱ باب ۱۸ مین ہے کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راستبازونکے عوض

غدیہ دئے جاوینگے آپ صاحبان فہم و انصاف بتلائین کہ جب ایسے کفارے موجود
ہین تو عیسی ابن مریم کے خون بہانے اور خداے لم یلد ولم یولد کے واسطے ایک بیٹا
مقرر کرنے اور اوسے ملعون ٹہرانے کی کیا ضرورت ہے خبر ۵ ۔ ۲۲ زبور ا اے
میرے خدا تو نے کیون مجھے چہوڑ دیا ترسا کہتے ہین کہ اس جملہ مین حضرت داؤد نے
حضرت عیسی کے مصلوب ہونے کی پیش خبری کی ہے اور اسکی دلیل یہہ بیان
کرتے ہین کہ یسوع مصلوب نے جانکنی کے وقت یہی الفاظ کہے تہے مین کہتا ہون
کہ اگر یہہ بات تسلیم کر لیجاے کہ حضرت داؤد نے اس فقرہ مین مصلوب کی پیش
خبری کی ہے تو اس سے یہہ کیونکر ثابت ہوتا ہے کہ مصلوب عیسی ابن مریم تہا
اور یہی متنازع فیہ امر ہے بلکہ بنظر انصاف دیکہا جاے تو فقرہ مذکورہ صلیب کی
پیش خبری نہین بلکہ ابطال صلیب کی پیش خبری ہے کیونکہ یہان یہہ بیان ہے
کہ مصلوب کو خدا چہوڑ دیگا پس ثابت ہوا کہ وہ حضرت عیسی کے سوا کوئی دوسرا
شخص تہا کیونکہ حضرت عیسی نے اپنے حق مین شاگردون سے کہا کہ تم مین سے
ہر ایک پراگندہ ہو کے اپنی راہ لیگا اور سب مجھے اکیلا چہوڑ دوگے تو بہی اکیلا نہین کیونکہ
باپ میرے ساتہہ ہے یوحنا ۱۶ باب ۳۲ ۔ خبر ۶ ۔ ۲۲ زبور ۱۵ بدکارون
کی جماعت نے میرا احاطہ کیا اونہون نے میرے ہاتہون اور میرے پاؤن کو
چہیدا ہے ۱۶ وہ میرے کپڑے آپس مین بانٹا چاہتے ہین اور میرے لباس پر
قرعہ ڈالا چاہتے ہین واضح ہو کہ ترسا ان فقرون کو حضرت عیسی کی طرف منسوب
کرکے اونکے مصلوبی کی پیش خبری بتلاتے ہین اور اونکے اس دعوی کی بنا
اسبات پر ہے کہ متی نے ۲۷ باب ۳۵ مین اور مرقس نے ۱۵ باب ۲۴ مین اور
لوقا نے ۲۳ باب ۳۴ مین اور یوحنا نے ۱۹ باب ۲۳ و ۲۴ مین فقرات مذکورہ
کو یسوع مصلوب کی طرف منسوب کیا ہے مین کہتا ہون کہ ان فقرون سے اسیقدر
مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد یا تو اپنا حال بیان کرتے ہین جیسا کہ ضمیر متکلم اسپر
شاہد ہے اور یا کسی مصلوب کی پیش خبری کرتے ہین جیسا کہ انجیل سے ثابت ہوتا ہے

خبر ۵ ۔ ۲۲ زبور

خبر ۶ ۔ ۲۲ زبور

مگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا ان فقرون سے ثابت نہین ہوتا اور بحسب حضرت عیسیٰ کے
بہ نسبت ہے غیر کی بہ نسبت نہین ہے خبر ۳ ۳۴ زبور ۱۹ صادق پر بہت سی
مصیبتین پڑتی ہین پر یہواہ اون سبہون سے اوسے رہائی بخشیگا ۲۰ جو اوسکی ساری
ہڈیون کا حافظ ہے اون مین سے ایک بہی ٹوٹنے نہین پاتی ۲۱ مصیبت شریر
کو موت تک پہونچائیگی اور صادق کے حاسد ملزم ٹہیرینگے ۲۲ یہواہ اپنے بندون
کی جان کو مخلصی دیتا ہے اور اوسکے سارے متوکلون مین سے ایک بہی ملزم نہ
ٹہریگا واضح ہو کہ ترسا ان فقرون مین سے ایک جملہ لیکے یعنے اوسکی ہڈی توڑی
نہ جائیگی صلیب کا اثبات کرتے ہین اور اونکے دعوی کی بنا اسبات پر ہے کہ یوحنا
کے ۱۹ باب ۳۶ مین لکہا ہے کہ یہہ ہوا تاکہ نوشتہ پورا ہو کہ اوسکی کوئی ہڈی
توڑی نہ جائیگی اور اسکا بیان انشاءاللہ قصہ صلیب مین آئیگا لیکن یہان مین
اسیقدر کہتا ہون کہ زبور کے ان کل فقرات پر نظر کرنے سے یہہ بات ثابت نہین
ہوتی کہ حضرت عیسیٰ مصلوب ہوئے بلکہ صریح یہی مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت صلیب سے
محفوظ رہے اور میرے اس دعوی پر پہلی دلیل یہہ ہے کہ یہان اونکی کل ہڈیون
کے محفوظ رہنے کی پیش خبری ہے اور مصلوب کی کل ہڈیان محفوظ نہین رہین
کیونکہ جب اوسکے دونون ہاتہون اور دونون پاؤن مین میخین ٹہونکی گئین تو
یقیناً اون اعضا کی ہڈیان ٹوٹ گئین پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ مصلوب
نہین ہوئے بلکہ کوئی دوسرا شخص مصلوب ہوا ہے اور اب یہہ خبر اثبات صلیب
کی نہ ہوئی بلکہ ابطال صلیب کی ہوئی دوسری دلیل یہہ ہے کہ حضرت داؤد
فرماتے ہین کہ صادق پر مصیبتین تو بہت سی پڑتی ہین لیکن خدا اوسکو اون مصیبتون
سے رہائی بخشیگا اب ظاہر ہے کہ جو شخص مصلوب ہوکے مرگیا اور بقول ترسا جہنم مین گیا اور
بقول مقدس پولوس ملعون ہوا تو اب بتلاؤ کہ اوسے رہائی کس مصیبت سے
ملی اور صادقون مین وہ کیونکر شمار کیا جائیگا اور چونکہ حضرت عیسیٰ بالاتفاق صادقون
مین داخل ہین اور صادقون کے حق مین رہائی کا وعدہ ہے پس آنحضرت

یقیناً صلیب سے بچ گئے۔ تیسری دلیل یہہ ہے کہ حضرت داؤد فرماتے ہین کہ مصیبت
شریر کو موت تک پہونچائیگی اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص مصلوب ہو کے
موت تک پہونچا وہ کوئی شریر آدمی تہا نہ کہ حضرت عیسیٰ جو شر سے پاک تہے اور یہہ
عجیب بات ہے کہ جو شریر مصلوب ہو کے مر گیا اور مرنے کے بعد بقول ترسا جہنم مین
گیا اور بقول مقدس پولوس ملعون ہوا اوسی کو ترسا خدا کا پیارا اور اکلوتا بیٹا کہتے
ہین اور اوسی کے وسیلہ سے نجات کی امید رکہتے ہین مگر یہہ اونکی کمال نادانی ہے
کیونکہ ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ خبر ۸۔ ۴۰ زبور ۶ ذبیحہ اور ہدیہ تو نے
نہین چاہا تو نے میرے کان چہیدے ہین سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی تو نے
طلب نہین کیا ۷ تب مین نے کہا دیکہہ مین آتا ہون کتاب مین میرے حق مین
لکہا ہے ۸ اے میرے خدا مین تیری مرضی بجا لانے سے خوش ہون تیری توریت
میرے دل کے اندر ہے ۹ مین نے بڑی جماعت مین صداقت کی بشارت دی
ہے مین اپنے ہونٹہون کو نہ روکونگا اے یہواہ تو جانتا ہے ۱۰ مین نے تیری صداقت
کو اپنے دل کے اندر نہین چہپایا مین نے تیری امانت داری اور تیرے نجات کو
بیان کیا ہے مین نے تیری مہربانی اور تیری سچائی کو بڑی جماعت سے پوشیدہ
نہین رکہا ۱۱ اے یہواہ تو اپنی رحمتین مجہہ سے دریغ نہ رکہیگا تیری مہربانی اور
تیری امانت داری ہمیشہ میری حفاظت کرینگی ۱۲ کیونکہ بیشمار برائیون نے مجہے
ہجوم کیا ہے میرے گناہون نے مجہے پکڑ لیا ہے اور مین دیکہہ نہین سکتا وہ میرے
سر کے بالون سے زیادہ ہین اور میرے دل نے مجہے چہوڑ دیا واضح ہو کہ اوپر کے
تین فقرون کو ترسا صلیب اور کفارہ کی پیش خبری بتلاتے ہین اور اونکے اس
دعوی کی بناء اسبات پر ہے کہ انکی مقدس صاحب نے عبرانی کی ۱۰ باب مین
ان فقرون کو اس طرح سے بیان کیا ہے ۴ کیونکہ غیر ممکن ہے کہ بیلون اور بکرون
کا لہو گناہون کو مٹا دے ۵ اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی اور
نذر تو نے نہین چاہی پر میرے لئے بدن طیار کیا ۶ سوختنی اور اون قربانیون سے

جو گناہ کے لئے ہین تو راضی نہوا۔ تب مین نے کہا دیکھہ مین آتا ہون کتاب کے دفتر
مین میری بابت لکہا ہے تا کہ اے خدا تیری مرضی بجالاؤن ۸ پہلے وہ کہتا ہے
کہ قربانی اور نذر اور سوختنی قربانیان اور گناہ کی قربانیان تو نے نہین چاہین اور
اور نہ اون سے خوش ہوا ہر چند وہ شریعت کے موافق گذرانی جاتی ہین ۹ تب یہہ
فرماتا ہے کہ دیکھہ مین آتا ہون تا کہ اے خداوند تیری مرضی بجالاؤن پس وہ پہلے
کو مٹاتا ہے تا کہ دوسرے کو ثابت کرے انتہی بلفظہ یہان چند نکات کا بیان کرنا مناسب
معلوم ہوتا ہے پہلا نکتہ یہہ ہے کہ جناب پولوس نے زبور کی عبارت بعینہ نقل نہین
کی بلکہ کچھہ تحریف کو بھی دخل دیا ہے چنانچہ پہلی تحریف یہہ ہے کہ زبور مین متکلم حضرت
داؤد ہین اور پولوس کی تحریر مین حضرت عیسیٰ متکلم ہین دوسری تحریف یہہ ہے
کہ پولوس فرماتے ہین کہ میرے لئے بدن طیار کیا اور یہہ جملہ زبور مین نہین ہے
تیسری تحریف یہہ ہے کہ زبور مین یہہ جملہ ہے کہ تو نے میرے کان چھیدے اور
پولوس نے اسکو قلم انداز کیا ہے دوسرا نکتہ یہہ ہے کہ ذبیحہ اور ہدیہ کے نامقبول
ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ لوگ ریاکاری کے ساتھہ گذرانتے تھے جیسا کہ پادری یوسف
اوین صاحب کی تفسیر اور پچاسوین زبور کے مضامین سے ظاہر ہے اور پولوس کی
عبارت سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ حکم منسوخ ہو گیا کیونکہ وہ فرماتے ہین کہ پہلے کو مٹاتا
ہے تا کہ دوسرے کو ثابت کرے اور اب ترسا کا وہ دعوی کہ کلام خدا مین نسخ جایز
نہین ہے باطل ہو گیا تیسرا نکتہ یہہ ہے کہ اگر زبور مین متکلم حضرت عیسیٰ فرض کئے
جائین جیسا کہ جناب پولوس فرماتے ہین تو بھی ہمارا کچھہ نقصان نہین ہے بلکہ ترسا
کا نقصان ہے کیونکہ اس تقدیر پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور ابنیت باطل ہوتی
ہے کیونکہ کان چھیدنے سے بندہ حلقہ بگوش بنانا مراد ہے جیسا کہ پادری یوسف اوین
صاحب اپنی تفسیر مین لکھتے ہین پس جو شخص خود خدا یا خدا کا بیٹا ہو گا وہ بندہ حلقہ
بگوش نہین ہو سکتا اور جو شخص بندہ حلقہ بگوش ہو وہ خدا اور خدا کا بیٹا نہین ہو سکتا
اور حضرت کی عصمت بھی باطل ہوتی ہے کیونکہ متکلم کہتا ہے کہ میری گناہون نے

ہے مجھے پکڑ لیا ہے اور گناہون کی مقدار یہہ بتلاتا ہے کہ میرے سر کے بالون سے زیادہ ہین پس ایسا گنہگار کیونکر معصوم ہو سکتا ہے اور جب کہ عصمت باطل ہوئی تو کفارہ اور شفاعت بہی باطل ہوئی کیونکہ ترسا کے نزدیک کفارہ و شفاعت مین عصمت شرط ہے چوتہا نکتہ یہہ ہے کہ فقرات زبور مین کوئی فقرہ صلیب پر اشارہ نہین کرتا بلکہ گیارہوان فقرہ صلیب کا ابطال کرتا ہے پانچوان نکتہ یہہ ہے کہ اگر خدا کی مرضی بجالانے سے صلیبی موت کا اختیار کرنا مراد ہو جیسا کہ ترسا سمجھتے ہین تو یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت صلیبی موت سے مرنے پر خوشی سے امادہ و مستعد تھے حالانکہ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ صلیبی موت سے کارہ تہے اور اوس سے بچنے کی دعائین گڑگڑا گڑگڑا کے کرتے تھے بلکہ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اسبات سے واقف بہی نہین تہے کہ صلیبی موت اونکے واسطے مقدر ہو چکی ہے یا نہین کیونکہ دعا مین یہہ کہتے تہے کہ اے باپ اگر ممکن ہو تو یہہ پیالہ مجہہ سے ٹل جائے دیکہو متی کا ۲۶ باب ۳۹ سے ۴۴ تک اور مرقس کا ۱۴ باب ۳۵ سے ۴۱ تک اور ۲۲ باب ۴۱ سے ۴۶ تک اگر حضرت کو یہہ خبر ہوتی کہ صلیبی موت مقدر ہو چکی ہے اور مین خود خوشی سے قبول کر چکا ہون تو پہر یہہ کیون کہتے کہ اگر ممکن ہو تو یہہ پیالہ مجہہ سے ٹل جائے حالانکہ پولوس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا مین آنے سے پیشتر حضرت صلیبی موت کو اختیار کر چکے تہے اور یہہ صریح تناقض ہے خبر ۹ ۔ ۴۱ زبور ۴ مین لکہا اے خداوند مجہہ پر رحم کر میری جان کو شفا دے اسلئے کہ مین تیرا گنہگار ہون ۵ میرے دشمن مجہے برا کہتے ہین کہ وہ کب مریگا اور اوسکا نام کب مٹ جائیگا ۶ جب وہ مجہے دیکہنے کو آتا ہے تب بیہودہ باتین کرتا ہے اوسکا دل برائی کو اپنے لئے سمیٹتا ہے وہ باہر جاتا ہے اور اوسے بیان کرتا ہے ۷ سب جتنے میرا کینہ رکہتے ہین میرے برخلاف آپسمین کانا پہوسی کرتے ہین وے میرے ستانے کے لئے منصوبے باندہتے ہین ۸ اور کہتے ہین ایک بڑی بیماری اوسے لگی ہے اب جو وہ پڑا ہے

خبر ۹ ۔ ۴۱ زبور
اشارت گرفتاری یسوع [illegible]

پہر نہ اوٹہیگا ۹ میرے ہمدم نے جسپر مجھے بہروسا تہا اور جو میرے ساتہہ روٹی کہاتا تہا مجہپر لات اوٹہائی ہے ۱۰ پر تو اے خداوند مجہپر رحم کر اور مجھے اوٹہا کے کھڑا کرتا کہ مین اوس سے بدلا لون ۱۱ اس سے مین جان گیا کہ تو مجھہ سے خوش ہوا ہے کہ میرا دشمن مجہپر فتح نہین پاتا ۱۲ اور مین جو ہون سو میری دیانتداری کے باعث تو مجہکو سنبہالتا ہے اور مجہکو اپنے حضور ابد تک رکھیگا واضح ہو کہ ترسا اپنی عادت کے موافق فقرات مرقومہ مین سے ۹ فقرہ کو لیکے بلا قرینہ حضرت عیسی کی خبر بتلاتے مین اور کہتے ہین کہ یہودا اسکریوطی نے جو حضرت کا شاگرد تہا حضرت کو مصلوب ہونے کے واسطے گرفتار کروادیا اوسی واقعہ کا اس فقرہ مین اشارہ ہے اور اونکے اس دعوی کے بناء اسبات پر ہے کہ یوحنا نے اپنے انجیل کے ۱۳ باب ۱۸ مین نوین فقرہ کو حضرت عیسی سے منسوب کیا ہے چنانچہ اوسکا بیان یہہ ہے کہ حضرت نے اپنے شاگردون سے مخاطب ہوکے فرمایا کہ مین تم سب کی بابت نہین کہتا ہون مین جانتا ہون جنہین مین نے چنا ہے لیکن یہہ ہوا تا کہ نوشتہ پورا ہووے کہ اوس نے جو میرے ساتہہ روٹی کہاتا ہے مجہپر لات اوٹہائی ہے مین کہتا ہون کہ یہان چند نکتے قابل بیان ہین پہلا نکتہ یہہ ہے کہ جو نوین فقرہ کا متکلم ہے وہی کل فقرات کا متکلم ہے پس جس شخص سے نوان فقرہ متعلق ہوگا اوسی سے کل فقرے متعلق ہونگے اور چونکہ نوان فقرہ بقول یوحنا حضرت عیسی سے متعلق ہے تو چوتہا بہی حضرت سے متعلق ہوگا پس حضرت کا مقر بگناہ ہونا ثابت ہوا پس الوہیت و ابنیت و عصمت و کفارہ و شفاعت پانچون مسائل حسب اصول ترسا باطل ہوئے دوسرا نکتہ یہہ ہے کہ متکلم کہتا ہے کہ جسپر مجھے بہروسا تہا یعنے جسکو مین اپنا دوست سمجہتا تہا اوس نے مجہپر لات اوٹہائی ہے یعنے میرا دشمن ہوگیا ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ متکلم عالم الغیب نہ تہا نہین تو ایسے دغاباز پر بہروسا نہ رکہتا پس الوہیت باطل ہوئی اور اوسکے ابطال سے کفارہ و شفاعت

... اگر اوسکا مصلوب ہونا ثابت ہو تو کسی کو

اوس سے کچھہ فایدہ نہوگا تیسرا نکتہ یہہ ہے کہ اس فقرہ سے صرف اسیقدر ثابت
ہوتا ہے کہ حضرت کے ایک شاگرد نے بیوفائی کی مگر حضرت کا مصلوب ہونا نہین ثابت
ہوتا بلکہ گرفتار ہونا بہی نہین ثابت ہوتا بلکہ ۱۱ فقرہ کا یہہ جملہ کہ میرا دشمن مجہپر فتح نہین
پاتا اور ۱۲ فقرہ کا یہہ جملہ کہ تو ابد تک مجہکو اپنے حضور ثابت رکہیگا صلیب کا ابطال
کرتا ہے خبر ۱۰ ۶۹ زبور ۲۱ اور اونہون نے میرے کہانے مین پت دیا اور
میری پیاس بجہانے کو مجہے سرکہ پلایا ترسا کہتے ہین کہ یہہ جملہ حضرت عیسیٰ کے
مصلوب ہونے کی پیش خبری ہے اور اونکے اس دعوی کی بنا اسبات پر ہے
کہ مولفان اناجیل نے فقرہ مرقومہ کو اپنی تصانیف مین قصہ صلیب مین لکہا
ہے چنانچہ متی کے ۲۷ باب ۳۴ و ۴۸ مین اور مرقس کے ۱۵ باب ۲۳ مین اور یوحنا
کے ۱۹ باب ۲۸ مین اسکا ذکر ہے اب یہان چند نکات قابل بیان ہین پہلا نکتہ
یہہ ہے کہ زبور مین متکلم حضرت داؤد ہین اور اپنے بدخواہون اور مخالفون کے ظلم
اور بیوفائی اور ایذا رسانی کا ذکر کرتے ہین کسی ماجراے آیندہ کی پیش خبری نہین
ہے جیسا کہ سیاق کلام سے ظاہر ہے پس یہہ کسی کے مصلوب یا مقتول
ہونے کی پیش خبری نہین ہے دوسرا نکتہ یہہ ہے کہ اگر یہہ بات تسلیم کر لیجائے
کہ حضرت داؤد نے بہ نیابت یہہ بات کہی ہے یعنے اپنے کو حضرت عیسیٰ کا قایمقام
ٹہراکے بصیغہ متکلم کلام کیا ہے تو اب ہم کہتے ہین کہ ۷۰ زبور مین بہی حضرت داؤد
بہ نیابت حضرت عیسیٰ متکلم ہونگے اور ۷۱ زبور کا مصنف بہی بہ نیابت متکلم ہوگا اور وہ دونون
صریح ابطال صلیب پر دلالت کرتے ہین تیسرا نکتہ یہہ ہے کہ زبور مین سرکہ ہے اور
مرقس مین شراب ہے اور یہہ صریح اختلاف ہے چوتہا نکتہ یہہ ہے کہ ترسا جیسا کہتے ہین
کہ زبور کا فقرہ مرقومہ مصلوب کی پیش خبری ہے سو یہہ بات مولفان اناجیل کی تحریر
سے نہین ظاہر ہوتی بلکہ اونکی غرض یہہ معلوم ہوتی ہے کہ جب مصلوب پر یہہ نوبت
پہونچی کہ اوسے پت اور سرکہ پلایا گیا تو فقرہ مذکورہ کا مضمون اوسپر صادق آگیا
جیسا کہ کسی ثقہ آدمی سے اگر کوئی کام خلاف شرع صادر ہو تو لوگ کہتے ہین کہ

اس شخص پر اس مصرع کا مضمون صادق ہوا مصرع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی اور ظاہر ہے کہ کوئی شخص اس سے یہہ نہیں سمجھتا کہ شاعر نے خاص اوسی شخص کی پیش خبری اس مصرع مین درج کی ہے اور اگر ایسا سمجھا جاے تو چاہیے کہ ہر شاعر نبی ہو جاے کیونکہ شعرا کے مضامین اکثر لوگون کی حسب حال ہو جاتے ہین پانچوان نکتہ یہہ ہے کہ اگر ہم یہہ بات مان لین کہ زبور کے فقرہ مرقومہ مین مصلوب کی پیش خبری ہے تو اس سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ مصلوب عیسیٰ ابن مریم تہا اور بحث اسی امر مین ہے اور اس زبور کی شرح ۳۱ خبر مین آئیگی خبر ۱۱ اشعیاہ کا ۵۳ باب ثلثۃ الکتب کے ۸۰ سے ۹۴ صفحہ تک مین اسبات کا بیان کپتان صاحب نے لکہا اور اس پیش خبری پر بڑا فخر کیا ہے اور جسقدر کلمات نامناسب اونکی تلاش مین ملی ہین وہ سب ہمارے پیشوا کی شان مین لکہی ہین چنانچہ صاحب کی وہ عبارتین ہم اشتہار مین لکہہ چکے ہین لہذا اب اونکے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے کپتان صاحب لکہتے ہین کہ اس چہوٹے سے رسالہ مین مسیح اور اوسکی بادشاہت کی بابت اشعیاہ نبی کے ساری پیشین گوئیون کا لکہنا ناممکن ہے کیونکہ وے اتنی بیشمار ہین کہ خود بخود ایک بہاری کتاب کے مضمون کے لئے کافی ہونگی پس ہم اس کتاب سے ایک اور پیشین گوئی چنکر اوسکے ہی لکہنے پر بس کرینگے یہہ پیشین گوئی مسیح کی ذات اور اوسکے دکہہ اور موت کی بابت ایسا مفصل بیان کرتی ہے کہ توراہ کی ساری پیشین گوئیون مین سے بڑی پیشین گوئی کہلا سکتی ہے چنانچہ کتاب اشعیاہ کے باب ۵۳ مین یون لکہا ہے کہ ۱ ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتہہ کس پر ظاہر ہوا ۲ کہ وہ اوسکے (خدا کے) آگے نہال کی طرح اگیگا خشک زمین کی جڑ کے مانند بڑہیگا اوسکو نہ خوب شکل ہے نہ خوبصورتی اور جسوقت ہم اوسپر نگاہ کرینگے کچہہ جمال بہی نہین کہ ہم اوسکے مشتاق ہووین ۳ وہ آدمیون سے محتقر اور مخذول ہوا وہ مرد الم اور آشناے آزار رہا اور ہم اوس سے گویا رو پوش تہے اوسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اوسے عزیز نہ جانا ۴ یقیناً اوس نے ہمارے آزار اوٹہا لئے

اور ہمارے المون کا حامل ہوا پر ہم نے خیال کیا کہ وہ مارا خدا کا اور کوٹا اور دکھ پایا
ہوا ۵ پر وہ ہمارے گناہون کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون کے باعث
کچلا گیا ہماری سلامتی کے لئے اوسپر سیاست ہوئی اور اوسکے مار کھانے سے ہم
چنگے ہوئے ۶ ہم سب بھیڑون کے مانند بھٹک گئے ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی
راہ پر متوجہ ہوا اور خداوند نے ہم سبھون کی بدکاری اوسپر لادی ۷ وہ تو نہایت
ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اوسنے اپنا منھہ نہ کھولا وہ برہ کے مانند ذبح ہونے کو لایا گیا
اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنیوالون کے آگے چپ چاپ ہے ویسا ہی اوسنے اپنا منھہ
نہ کھولا ۸ وہ تعدی اور حکم کے وسیلے سے لیا گیا اور کون اوسکی دوران کا بیان کریگا
کہ وہ زندون کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا میری گروہ کی گناہون کے سبب اوسپر
مار پڑی ۹ اور اوسکی قبر شریرون کے ساتھہ ٹھہرائی گئی اور اوسکی موت مین وہ
دولتمندون کے ساتھہ ہوا کیونکہ اوس نے کچھہ ظلم نہ کیا اور اوسکے منہ مین ہرگز
چھل نہ تھا ۱۰ لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اوسے کچلے اوس نے اوسے غمگین کیا جب
اوسکی جان گناہ کے لئے گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اوسکی
عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اوسکے ہاتھہ کے وسیلہ بر آویگی ۱۱ وہ اپنی جان کے عذاب
کا حاصل دیکھیگا اور سیر ہوگا اپنے ہی پہچان سے میرا صادق بندہ بہتون کو راستباز
ٹھہرائیگا کیونکہ وہ اونکی بدکاریون کا حامل ہوگا ۱۲ اسلئے مین اوسے بزرگون سے
ایک حصہ تقسیم کرونگا اور وہ غنیمت کو زوراورون کے ساتھہ بانٹ لیگا کہ اوس نے
اپنی جان کو موت کے لئے سپرد کی اور وہ گنہگارون کے ساتھہ شمار کیا گیا اور وہ بہتون
کی گناہ کا حامل ہوا اور گنہگارون کی شفاعت کی انتہی بلفظہ اب سامعین کی خدمت
مین یہہ عرض ہے کہ کیتان صاحب کی تفسیر کو متوجہ ہو کے سنین اور صفحہ مین لکھتے
ہین کہ اب ہم اس لاثانی پیشین گوئی کو اوسکے جدے جدے حصون مین تقسیم
کر کے محمدی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین لیکن اختصار کے سبب دستور کے
موافق جملہ جملہ کا حوالہ نہ دیکر اوسکی آیتون کی عدد لکھدینگے پہلی آیت یہودیون

کی بے ایمانی اور اونکا مسیح کے دعوی سے انکار کرنا بڑی صفائی کے ساتھہ بتلاتی ہے اور لحاظ کرنیکے لایق ہے کہ وے آجکے دن تک اوسی حالت مین گرفتار ہین آیت ۲ و ۳ مسیح سے اونکے برگشتہ ہونے کا سبب بتلاتی ہے چنانچہ اوسکی وہی وجہ تھی کہ مسیح اونکے گمان کے موافق دنیاوی شاہزادہ بنکر شہنشاہ روم کی محکومی سے مخلصی دینے نہ آیا مگر خدا کے حلیم اور عاجز بندہ کے مانند ظاہر ہوا تا کہ اپنے تئین دنیا کی گناہون کے لئے قربان کرے پس آدمی کے نگاہ مین کچھہ ظاہری جمال اور بادشاہی جلال نہ رکھنے کے سبب یہودی اوسکو حقیر اور ذلیل جانکر بالکل برگشتہ ہوتے تھے آیت ۴ اس باطل خیال کو جو یہودی دشمنی کے سبب مسیح کے دکھہ اور موت کی بابت رکھتے تھے ظاہر کرتی ہے چنانچہ اونہون نے مشہور کیا کہ گویا وہ گنہگار تھا بلکہ خدا کی غضب مین گرفتار ہو کر اپنے خاص گناہ کے لئے خدا کی بلائین سہتا تھا آیت ۵ و ۶ نہایت تاکید و تہدید کے ساتھہ یہودیون کے اس فاسد گمان کا انکار کرکے بتلاتی ہے کہ مسیح کے ایسے دکھہ اور موت مین گرفتار ہونے کا سبب یہی تھا کہ دنیا کے گناہ اوسپر لادے گئے تھے غرض کہ اوسکا آپ خدا کی عدالت اور انسان کی روحون کے درمیان آنا یہی ایک وجہ تھی جس سے اونکو شرم اور غم اور دکھہ اور موت کا اوٹھانا ضرور ہوا فی الواقع وہ ہماری گناہون کے لئے گھایل ہوا اور ہمارے گناہون کے واسطے کچلا گیا آیت ۷ و ۸ بتلاتی ہے کہ مسیح نے اپنے سخت عذابون کے موت سے پورا ہونے تک کیسے صبر و فروتنی سے سہی اور اشعیاہ نبی پیشین گوئی کے اس مقام مین دہرا دہرا کر کہتا ہے کہ یہہ بڑے بڑے عذاب اوسکی گناہ کے سبب نہ تھی بلکہ خلق اللہ کے گناہون کے لئے ہوئی آیت ۹ پیش بینی سے مسیح کے دفن ہونے میں ایک عجیب کیفیت ظاہر کرتی ہے چنانچہ اوسکی لاش جو صلیب پر کھینچی گئی سو مجرمون کے مانند بے تکلف قبر مین نہ رکھے گئے بلکہ یہودیون کے دو مالدار اور معزز مسیحیون کے ہاتھون بڑی عزت سے دفن ہوئے اگر ناظرین اس کیفیت کا سبب تحقیق کرنا چاہین تو یون ہا نے

کہ مسیح نی آپ سی آپ اپنی تئین دنیا کی گناہون کی خاطر قربان کیا اسلئی لازم تہا کہ وہ اپنی
جیتی جی مجرمون کی ساتہہ گنا جاوی بلکہ گناہ کی سبب خدا کی سخت عذاب مین گرفتار ہو کر ا
آٹی کی مانند پیسا جاوی مگر اوسکی مرتی ہی گناہ کا غرت بخش کفارہ پورا ہو گیا تہا اسلئی
ممکن نہ تہا کہ آگی مجرمون کی ساتہہ گنا جاوی غرض کہ اوسکی کفارہ کا کام بہ غرت تمام انجام
دینی سی لازم ہوا کہ اوسکی نیکی صاف صاف ثابت کی جاوی اسلئی خداوند نی اوسکو مجرم کی
مانند قبر مین رکہنی ندیا بلکہ اوسکی نیکی ٹہیرانی کی لئی غرت کا دفن دلایا **آیت ۱۰** ایہ دکہلاتی ہی
کہ خدا اپنی معصوم بیتی کو ایسی سخت عذاب مین گرفتار کرنی سی کیا ارادہ رکہتا تہا وجہہ اوسکی یہی تہی
کہ شریعت کو غرت بخش کفارہ پہونچانی سی وہ اپنی پوری انصاف سی آدم کی گنہگار اولاد
کو اپنی فضل و کرم سی سرفراز کری غرض خدا نی اپنی نام کی بزرگی کی خاطر اختیار کیا ہی کہ آپ
مسیح کی وسیلہ ایک گروہ کو شریعت کی فتوی سی آزاد کرکی آسمان مین اپنی لی پالکون کی مانند
ابد الآباد سربلند کری **ایت ۱۱ و ۱۲** خدا کی اوس مشیت کو بتلاتی ہین جسکی موافق مسیح بالضرور
خدا کی ساری مقبول لوگون کا متصرف ہوگا چنانچہ اونمین سی ایک بہی کہویا نہ جائیگا نہ اوسکی ہاتہہ
سی چہینا جائیگا کیونکہ خدا نی ازل سی مقرر کیا کہ وہ اپنی روح کی دکہون کی پہل دیکہکر تسلی پاوی
اس سبب سی اوس نی آپ اسبات پر یوحنا کی انجیل کی ۱۰ باب کی ۲۷ مین کہا ہی کہ میری بہیڑین میری
آواز سنتی ہین اور مین اونہین جانتا ہون وی میری پیچہی ہو لیتی ہین اور مین اونہین حیات ابدی
دیتا ہون اور وی کبہی ہلاک نہ ہونگی اور کوئی اونہین میری ہاتہہ سی چہین نہین لیگا میرا باپ
جسنی اونکو مجہی دیا ہی سب سی بڑا ہی اور کوئی اونہین میری باپ کی ہاتہہ سی نہین چہین سکتا پس
وی سب کی سب خدا کی قدرت سی مسیح کو بنی آدم کا نجات دینیوالا جانکر اوسپر ایمان لاتی سی
راستباز ٹہیر کر خدا کی لی پالکون کی مانند قبول کئی جاوینگی ایسا کہ پیشین گوئی کہتی ہی کہ خدا اوسکو
بزرگون کی ساتہہ ایک حصہ دیگا اور وہ لوٹ کا مال زورآورون کی ساتہہ بانٹ لیگا جس
سی مراد یہی ہی کہ اگرچہ انسان گناہ اور موت اور دوزخ کی بلا مین گرفتار ہونی سی ابلیس اور
شیطانون کا قیدی ہو گیا ہی تو بہی مسیح بیشمار گنہگارون کو ان دشمنون کی پنجہ سی چہٹکارا دیکر
پوری سلامتی کی ساتہہ خدا کی حضوری مین پہنچانی سی ادن زورآورون کی ساتہہ لوٹ بانٹ

لیگا **اقول** وباللہ التوفیق اگر یہ بات مان لیجای کہ یہ باب اشعیا کی تصنیف ہی تو بہی یہ
بات نہین ثابت ہوسکتی کہ اس باب مین عیسیٰ ابن مریم کی مصلوب ہونی کی پیشخبری ہی کیونکہ
اس باب کی کسی ورس مین یہ نہین لکہاہی کہ یہہ باب عیسیٰ ابن مریم کی حق مین ہی اور عیسائیون
کی پاس اسکی ثبوت مین جو دلیلین ہین وہ نہایت کمزور ہین چنانچہ اونکی عمدہ دلایل مین سی
پہلی دلیل یہ ہی کہ اعمال کی ۸ باب ۲۶ سی آخر تک مین لکہاہی کہ فیلبوس نی کہا کہ اشعیا کا باب
مذکور عیسیٰ ابن مریم کی مصلوب ہونی کی پیشخبری ہی مین کہتا ہون کہ ترسا کا یہ بیان درست
نہین ہی کیونکہ اعمال کی کتاب کا مضمون یہ ہی کہ ایک حبشی خوجہ رتہہ پر سوار اشعیا نبی کی کتاب
پڑہ رہا تہا اور وہ عبارت یہ تہی کہ وہ بہیڑ کی مانند ذبح ہونی کو لایا گیا اور جیسا برہ بال کترنی
والی کی سامنی بی آواز ہی ویسا ہی وہ اپنا منہ نہین کہولتا لیکن اوسکی غریبی مین اوسکا
انصاف نہ ہوا پر اوسکی نسل کا کون بیان کریگا کیونکہ زمین سی اوسکی زندگی اوٹہائی جاتی
ہی خوجہ نی فیلبوس سی پوچہا کہ نبی یہ کسکی حق مین کہتا ہی اپنی یا کسی دوسری کی حق مین تب
فیلبوس نی اپنا منہ کہولا اور اوسی نوشتہ سی شروع کرکی یسوع کی خوشخبری اوسی دی اور
راہ مین چلتی چلتی کسی پانی پر پہونچی تب خوجی نی کہا دیکہہ پانی مجہی بپتسما پانی سی کون چیز روکتی ہی
فیلبوس نی کہا اگر تو اپنی تمام دل سی ایمان لاتا ہی تو روا ہی اوس نی جواب دیکی کہا کہ
مین ایمان لاتا ہون کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہی اور دونون پانی مین اوتری اور فیلبوس نی
اوسی بپتسما دیا انتہی ملخصاً اور ظاہر ہی کہ اگر فیلبوس اشعیا کی اسباب کو حضرت عیسیٰ کی پیشخبری
بتلاتا یا اسکی سوا کہین دوسری مقام سی حضرت کی کفارہ ہونی یا مصلوب ہونی کی
کوئی پیشخبری سناتا تو خوجہ یہ ضرور کہتا کہ مین ایمان لاتا ہون کہ یسوع مسیح گنہگارون کی کفارہ
مین مصلوب ہوا ہی لیکن اوسنی اسکا کچہہ ذکر نہین کیا اور نہ فیلبوس نی اوسکو صلیب اور کفارہ پر
ایمان لانی کی ہدایت کی بلکہ خوجہ نی صرف اتنا کہا کہ مین ایمان لاتا ہون کہ یسوع مسیح خدا کا
بیٹا ہی اور فیلبوس نی صرف اتنی ہی ایمان پر اوسکو بپتسما دیدیا اور یہان سی ظاہر ہوتا ہی کہ
فیلبوس نی خوجہ کو وہ مقامات سنائی تہی جن سی حضرت کا ابن اللہ ہونا ثابت ہوتا تہا او
[illegible] ثابت ہوتا ہی کہ اشعیا کی اس باب کو حضرت سی نہین منسوب کیا کیونکہ اس

مین کوئی ایسا ورس نہین ہی کہ جس سی حضرت کا ابن اللہ ہونا ظاہر ہو ترسا کہتے ہین کہ اگر
اس باب کو حضرت سے منسوب نہین کیا تو پہر اسکی کیا معنی ہین کہ اسی نوشتہ سی شروع کرکی
یسوع کی خوشخبری دی مین کہتا ہون کہ اسکا مطلب یہ نہین ہی کہ اسی باب سی شروع کیا اگر
یہی مطلب ہوتا تو مولف اعمال یہی لکہتا کہ اسی باب سی شروع کرکی بلکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ اسی
نوشتہ سی یعنی اشعیا نبی کی کتاب سی شروع کرکی جن جن کتابون مین حضرت کی خبر تہی بیان کیا
اور اونکی دوسری دلیل یہ ہی کہ مرقس کی ۱۵ باب ۲۸ مین ہی کہ تب پورا ہوا وہ نوشتہ جو کہتا ہی
کہ وہ بدکارون مین گنا گیا انتہی کہتی ہین کہ مرقس نی اس ورس مین اشعیا کی ۵۳ باب ۱۲ آیت کا
اشارہ کیا ہی **اقول** یہ دلیل نہایت کمزور ہی کیونکہ جیسا کہ یہ جملہ یسوع مصلوب پر صادق آتا ہے
ویسا ہی اوس چور پر بہی صادق آتا ہی جس نی حسب روایت لوقا ۲۳ باب ۳۹ وغیرہ یسوع
مصلوب کی تعریف کی اور یسوع نی اوس سی وعدہ کیا کہ تو آج میری ساتہ بہشت مین ہوگا پس
لوقا کی نزدیک وہ نیک تہا مگر متی وغیرہ نی اوسکو بدکار لکہا ہی کیونکہ وہ لکہتی ہین کہ دونون
چورون نی یسوع کو لعن طعن کی دیکہو متی ۲۷ باب ۴۴ اور مرقس ۱۵ باب ۳۲ پس اوس پر یہ خبر
بخوبی صادق آئی کہ وہ نیک تہا اور بدکارون مین گنا گیا اگر اوسکی پیرو اوسکی تاریخ لکہتی تو
مرقس کی طرح وہ بہی جملہ مذکورہ کو اوس سی منسوب کر سکتی تہی اور اونکی تیسری دلیل یہ ہی کہ
لوقا کی ۲۲ باب ۳۷ مین لکہا ہی کہ حضرت نی خود فرمایا کہ کتب انبیا مین میری حق مین یہ لکہا ہی
کہ وہ بدکارون مین گنا گیا اور اس جملہ مین حضرت نی اشعیا کی اسی باب کی طرف اشارہ
کیا ہی مین کہتا ہون کہ ترسا کی یہ دلیل بہی درست نہین ہی کیونکہ لوقا کی ۲۲ باب ۳۵ وغیرہ مین
ہی کہ حضرت نی شاگردون سی فرمایا کہ جب مین نی تمہین بی بٹوی اور بی جہولی اور بی جوتیون
کی بہیجا کیا تم کو کسی چیز کی حاجت ہوئی اونہون نی کہا کسی کی نہین اوسنی اونہین کہا پر اب جسکی
پاس بٹوا ہو لیوی اور اسی طرح جہولی بہی اور جسکی پاس نہین اپنی کپڑی بیچ کی تلوار خریدی
کیونکہ مین تمسی کہتا ہون کہ یہ نوشتہ کہ وہ بدون مین گنا گیا ضرور ہی کہ میری حق مین پورا ہو
اسلئی کہ یہ باتین جو میری بابت ہین انجام تک پہونچتی ہین اونہون نی کہا کہ دیکہہ اے خداوند
یہان دو تلوارین ہین اوسنی اون سی کہا بہت ہی انتہی ان عبارتون سی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت

نی شاگردون سی کہا کہ تم تلوار خرید کرو کیونکہ میری حق مین یہ پیشخبری لکھی ہی کہ مین تلوار چلانی کی
سبب سی بدکارون مین گنا جاونگا پس ثابت ہوا کہ حضرت کی وقت مین بیبل مین کہین یہ جملہ
تہا کہ وہ تلوار چلانی کی سبب سی بدکارون مین گنا جایگا لیکن حضرت کی بعد وہ جملہ کسی طرح سی
بیبل سی نکل گیا اور ترسائی جب بیبل مین وہ جملہ نپایا تو اپنی دل کو اس طرح سی تسلی کرلی
کہ اشعیا کی ۵۳ باب کی ۱۲ ورس کی طرف اشارہ ہی **واضح ہو** کہ یہان تک عیسائیون کی
دلیلون کا بیان تہا اب مین کہتا ہون کہ اشعیا کا باب مذکور حضرت عیسی سی اور یسوع مصلوب
سی کچہ علاقہ نہین رکہتا کیونکہ اول تو باب مذکور مین کسی یسوع کا نام نہین ہی پس یہ بات کیونکر
مان لیجای کہ یسوع کی پیشخبری ہی دوم یہ کہ بشر کی جو اوصاف باب مذکور مین بیان کئی گئی ہین وہ کسی یسوع
کی حال سی منطبق نہین ہوتی اور اسکی مجمل تقریر یہ ہی کہ اگر اوصاف مذکورہ یسوع مین پائی
جاتی اور یہ باب یسوع کی پیشخبری ہوتا تو یہودی اوسکا انکار نکرتی پس اونکی انکار سی ثابت
ہوا کہ یا تو باب مذکور مین یسوع کی پیشخبری نہین ہی اور یا اوسکی اوصاف یسوع مین نہین پائی
گئی لہذا یہودی یسوع پر ایمان نلائی اور مفصل تقریر یہ ہی کہ کپتان صاحب کہتی ہین کہ پہلی آیت
مسیح کی دعوی سی یہودیون کی انکار کرنی کا صاف بیان کرتی ہی مین کپتان صاحب سی پوچہتا
ہون کہ پہلی آیت مین کونسا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ مسیح کی دعوی کو یہودیون نی
نہ مانا لہذا اونکو ملامت کی گئی پہر لکہتی ہین کہ لحاظ کرنی کی لایق ہی کہ وی آجتک اوسی حالت
مین گرفتار ہین مین کہتا ہون کہ کپتان صاحب ہم نی خوب لحاظ کیا اور آجتک ہونکی اوسی حالت
انکار مین مبتلا رہنی سی ثابت ہوا کہ آپ اشعیا کی باب مذکور کو یسوع کی پیشخبری ہونا آجتک ثابت
نہین کرسکی لہذا آجتک وہ اوسی حالت انکار مین قایم ہین پس اس مین آپ ہی پر الزام ہے
اون پر نہین ہے کپتان صاحب کہتی ہین کہ آیت **۲ و ۳** مسیح **سی** اونکی برگشتہ ہونی کا سبب
بتلاتی ہی چنانچہ اوسکی وجہ یہ تہی کہ مسیح اونکی گمان کی موافق دنیاوی شاہزادہ بنکر شہنشاہ
روم کی محکومی سی مخلصی دینی نہ آیا مین کہتا ہون کہ اس سی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ اشعیا کا یہ باب
یہودیون کی نزدیک مسیح موعود کی پیشخبری نہین ہی بلکہ مسیح موعود کی بہ نسبت اونکی کتابون
مین یہ خبر تہی کہ وہ بادشاہ ہوگا اور چونکہ یسوع مین وہ صفت نہ پائی گئی لہذا وہ ایمان نہ لائی

پہر لکہتی ہین کہ وہ خدا کی حلیم و عاجز بندہ کی مانند ظاہر ہوا تاکہ اپنی تئین دنیا کی گناہون کی
لئی قربان کری مین کہتا ہون کہ ترسا کی یہ بات بہی قابل لحاظ ہی کہ کبہی تو کہتی ہین کہ یسوع نی
یہ دعوی کیا کہ مین خدا اور خدا کا اکلوتا بیٹا ہون اور کبہی کہتی ہین کہ وہ عاجز بندہ کی مانند ظاہر
ہوا پہر کہتی ہین کہ اوس نی دنیا کی گناہون کی لئی اپنی کو قربان کیا مین کہتا ہون کہ یہ بات بہی
اٹہارہ سو برس سی ابہی تک ترسا ثابت نہین کر سکتی ہین تو یہودی ضرور ایمان لاتی گو کہ حضرت نی
اونکو رومیون کی حکومت سی آزادی نہین دی تہی کیونکہ دوزخ کی دائمی عذاب سی نجات پانا
رومی حکام کی چند روزہ تکالیف سی نجات پانی کی بہ نسبت کہین اہم ہی کپتان صاحب کہتی ہی
ہین کہ یہ آیت یہودیون کی اوس باطل خیال کو جو دشمنی کی سبب سی مسیح کی دکہہ اور موت
کی بابت رکہتی تہی ظاہر کرتی ہی مین کہتا ہون کہ کپتان صاحب اس مقام پر مسیح اوسی شخص کو کہتی ہین
جو صلیب پر لٹکایا گیا تہا اور اوسکا گنہگار ہونا انجیل سی ثابت ہی چنانچہ یوحنا کی ۱۸ باب ۲۸ سی
۳۰ تک مین لکہا ہی کہ جب یسوع کو حاکم کی بارگاہ مین لیگئی اور حاکم نی پوچہا کہ تم اس آدمی پر کیا نالش
کرتی ہو تو اونہون نی جواب دیا کہ اگر یہ گنہگار نہ ہوتا تو ہم اوسی تیری حوالی نکرتی پہر یوحنا کی ۱۹
باب ۷ مین ہے کہ یہودیون نی کہا کہ وہ ہماری شریعت کی مطابق واجب القتل ہی اور یہان دو وجہون
سی یسوع کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہی اول یہ کہ جب یہودیون اور سردار کاہنون نی اوسکو گنہگار اور
بحکم شریعت واجب القتل بتلایا تو اوسنی اپنی صفائی کی بارہ مین کچہ نہین کہا بلکہ خاموش رہا پس
اوسکی خاموشی سی ثابت ہوا کہ وہ ضرور گنہگار تہا دوم یہ کہ اس الزام لگانی مین سردار کاہن بہی شریک
تہا اور بحکم انجیل سردار کاہن کی گواہی جہوٹہ نہین ہوسکتی ہی کیونکہ سردار کاہن پیغمبری کا منصب
رکہتا تہا چنانچہ یوحنا کی ۱۱ باب ۵۱ مین کہتا ہی کہ قیافا نی یہ بات اپنی طرف سی نہ کہی بلکہ اوس برس
سردار کاہن ہو کی پیشین گوئی کی کہ یسوع قوم کی واسطی مریگا پس ثابت ہوا کہ یہودیونکا الزام یسوع
مصلوب کی بہ نسبت صحیح تہا باطل نہین تہا اور یہ بہی ثابت ہوا کہ اشعیا کا باب مذکور یسوع مصلوب سی
کچہ تعلق نہین رکہتا کیونکہ اشعیا نی ایک بیگناہ شخص کی پیشخبری کی ہی اور یسوع مصلوب گنہگار تہا
پہر لکہتی ہین کہ اونہون نی یعنی یہودیون نی مشہور کیا کہ وہ یعنی یسوع مصلوب گنہگار تہا بلکہ خدا کی غضب
[illegible] سمجہتا تہا مین کہتا ہون کہ یہودیون کی قول

[illegible] مصلوب کا [illegible] کی خوبی ثابت ہوتا ہی پہلا یہ پہلا ہو

یہ ہی کہ ۱۴ زبور حسب شہادت یوحنا ۱۳ باب اور ۶۹ زبور حسب شہادت یوحنا ۲ باب ۱۷
یسوع مصلوب کی شان مین ہی پس اوسکا گنہگار ہونا ثابت ہی کیونکہ ۱۴ زبور کی ۴ درس مین کہتا
ہی کہ ای یہواہ مجہہ پر رحم کر میری جان کو شفا بخش کیونکہ مین نی تیرا گناہ کیا ہی اور ۶۹ زبور ۵ مین
کہتا ہی کہ ای میری خدا تو میری نادانی کو جانتا ہی اور میری تقصیرین تجہہ سی چہپی نہین بلکہ حق
یہ ہی کہ پولوس نی عبرانیون کی ۱۰ باب مین ۴۰ زبور کو یسوع سی منسوب کیا ہی اور زبور
مذکور کی ۱۲ آیت مین متکلم کہتا ہی کہ میری گناہ سر کی بالون سی زیادہ ہین پس ترسا کی یسوع
کی گناہ اوسکی سر کے بالون سی زیادہ ثابت ہوتی ہین دوم یہ کہ سردار کاہن نی کہا کہ یہ شخص
گنہگار اور شریعت کی موافق واجب القتل ہی اور یسوع مصلوب اوس الزام سی اپنی صفائی
صفائی نکر سکا سوم یہ کہ آپکی مقدس پولوس نا مختونون کی رسول گلاتی کی ۳ باب ۱۳
مین فرماتی ہین کہ وہ بحکم شریعت لعنتی ہوا اور مصلوب آپہی کہتا ہی کہ خدا نی مجہی چہوڑ دیا دیکہو
متی ۲۷ باب ۴۶ پس ثابت ہوا کہ اشعیا کا باب مذکور یسوع مصلوب سی کچہ تعلق نہین رکہتا
کیونکہ یسوع مصلوب گنہگار تہا اور اشعیا نی کسی بیگناہ بندہ کی خبر دی ہی کپتان صاحب کہتی ہین
کہ آیت ۵ و ۶ نہایت تاکید و تہدید کے ساتہہ یہودیون کی اس فاسد گمان کا انکار کرکی تبلاتی
ہی کہ مسیح کی ایسی دکہہ اور موت مین گرفتار ہونی کا سبب یہی تہا کہ دنیا کی گناہ اوسپر لادی گئی تہی
الخ مین کہتا ہون کہ ۵ آیت تو نہایت صفائی کی ساتہہ تبلاتی ہی کہ اشعیا کا باب مذکور یسوع مصلوب
سی کچہ تعلق نہین رکہتا کیونکہ فرماتی ہین کہ وہ کچلا گیا اور ظاہر ہی کہ جو شخص کچلا جایگا اوسکی کل ہڈیان
ٹوٹ جاینگی پس باب مذکور مصلوب پر نہ صادق آیگا کیونکہ مصلوب کی بارہ مین یہ بشخبری ہتی
کہ اوسکی کوئی ہڈی توڑی نہ جایگی دیکہو یوحنا ۱۹ باب ۳۶ اور معہذا کسی انجیل سی مصلوب کا
کچلا جانا ثابت نہین ہوتا اگر کپتان صاحب اپنی دعوی مین سچی ہین تو اوسکا کچلا جانا انجیل مین
دکہلا دین کپتان صاحب کہتی ہین کہ آیت ۸ مین اشعیا نی دہرا دہرا کی کہتا ہی کہ یہ بڑی بڑے
عذاب اوسکی گناہ کی سبب نہ تہی بلکہ خلق اللہ کی گناہون کی لئی ہوئی مین کہتا ہون کہ دو جہون

ایک معصوم آدمی کی خبر دیتی ہین اور یسوع مصلوب معصوم نہین تہا بلکہ گنہگار اور واجب القتل تہا
جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا دوم یہ کہ ۷ آیت مین کہتی ہین کہ وہ برہ کی مانند ذبح کیا گیا اور ظاہر ہی
کہ یسوع مصلوب برہ کی مانند ذبح نہین کیا گیا بلکہ چورون کی مانند صلیب پر لٹکایا گیا ہی کپتان
صاحب کہتی ہین کہ ۹ آیت نبی یعنی مسیح کی دفن ہونی مین ایک عجیب کیفیت ظاہر کرتی ہی چنانچہ
اوسکی لاش جو صلیب پر کہنچی گئی سو مجرمون کی مانند بی تکلف قبر مین نرکہی گئی بلکہ یہودیون کی
دو مالدار اور معزز مسیحیونکی ہاتہون بڑی عزت سی دفن ہوئی مین کہتا ہون کہ کپتان صاحب کا یسوع
مصلوب کی مکلف قبر اور معزز دفن پر اتنا فخر کرنا اوس حالت مین مناسب ہوتا کہ پہلی یہ ثابت
کرلیتی کہ اشعیائی یہ کہا ہی کہ اوسکی قبر مکلف اور مالدارون اور عزت دارون کی ساتہ اور اوسکی
موت شریرون کی ساتہ ہوگی مگر یہان تو اولٹی بات ہی کیونکہ اشعیائی کہا کہ اوسکی قبر شریرون کی
درمیان ٹہرائی گئی اور اوسکی موت دولتمندون کی ساتہ ہوئی پس ثابت ہوا کہ اشعیا کا یہ باب
یسوع مصلوب سی کچہ تعلق نہین رکہتا پہر کہتی ہین کہ مسیح نی آپ اپنی تئین دنیا کی گناہون کی خاطر
قربان کیا مین کہتا ہون کہ مسیح سی اگر عیسیٰ ابن مریم مراد ہین تو صاحب کا یہ بیان درست نہین
ہی بلکہ حق یہ ہی کہ عیسی ابن مریم نی صلیبی موت سی بچنی کی تین بار دعا کی دیکہو متی ۲۶ باب ۲۶
سی ۴۴ تک اور مرقس ۱۴ باب ۳۲ سی ۳۸ تک اور لوقا ۲۲ باب ۳۹ سی ۴۵
تک اور حقیقت مین اوس سی بچ بہی گئی دیکہو عبرانی ۵ باب ۵ سی ۷ تک اور اگر مسیح سی مراد
یسوع مصلوب ہی تو بہی صاحب کا بیان درست نہین ہی کیونکہ یسوع مصلوب نی یہ کہین نہین کہا
کہ مین دنیا کی گناہون کی واسطی قربان ہوتا ہون اسکی علاوہ مین یہ کہتا ہون کہ اگر یسوع دنیا
کی گناہون کی عوض آپ کو قربان کرتا تو وہ جانتا کہ اوسکی عوض مین مجہہ پر عذاب ہو رہا ہی اور یہ ہرگز
نہ پوچہتا کہ ای میری خدا تو نی مجہی کیون چہوڑ دیا پس اوسکا یہ پوچہنا صریح اس بات پر دلالت
کرتا ہی کہ اوس نی دنیا کی گناہون کی عوض مین آپ کو قربان نہین کیا کپتان صاحب لکہتی
ہین کہ ۱۰ آیت یہ دکہلاتی ہی کہ خدانی اپنی معصوم بیٹی کو سخت عذاب مین اس واسطی مبتلا کیا
کہ شریعت کو عزت بخش کفارہ پہونچی مین کہتا ہون کہ اگر خدا کی یہی مرضی تہی کہ مبشر بہ کی ہاتہ
گناہون کا پورا کفارہ گذری تو اشعیا کا باب مذکور یسوع مصلوب سی کچہ علاقہ نہین رکہتا

کیونکہ ترسا کی نزدیک ہر گناہ کی سزا ابدی عذاب ہی پس پورا کفارہ تب ہوتا کہ مصلوب
دائمی عذاب مین گرفتار رہتا لیکن مصلوب حسب روایت مرقس ۱۵ باب ۲۵ و ۳۴
تیسری گھڑی سی نوین گھڑی تک یعنی پہر دن چڑہی سی پہر دن باقی رہی تک یعنی کل دو پہر
تک عذاب مین رہا اور حسب روایت یوحنا ۱۹ باب ۱۴ دوپہر سی تیسری پہر تک یعنی صرف
ایک پہر تک عذاب مین رہا پس پورا کفارہ نہوا اور اب اگر کسی شخص کو مصلوب کی وسیلہ
سی نجات ملیگی تو عدالت باطل ہوجایگی کیونکہ اوسکا تقاضا یعنی ابدی عذاب پایا نگیا
اور اگر کسی کو نجات نہ ملی تو کفارہ باطل ہوجائیگا کیونکہ اوس کی وسیلہ سی ایک کو بہی نجات
نہ ملی کپتان صاحب کہتی ہین کہ ۱۱ و ۱۲ آیت مین پیشین گوئی کہتی ہی کہ خدا بزرگون کی
ساتہ اوسی ایک حصہ دیگا اور وہ لوٹ کا مال زور آورون کی ساتہ بانٹ لیگا جس سے مراد یہی
ہی کہ اگرچہ انسان گناہ اور دوزخ کی بلا مین گرفتار ہونی سی ابلیس اور شیطانون کا قیدی
ہوگیا ہی تو بہی مسیح بیشمار گنہگارون کو اون دشمنون کی پنجہ سی چہٹکارا دیکر پوری سلامتی
ساتہ خدا کی حضوری مین پہنچانی سی اون زور آورون کی ساتہ لوٹ بانٹ لیگا مین کہتا
ہون کہ یہان **پہلا لطیفہ** یہ ہی کہ حسب تفسیر کپتان صاحب بزرگون اور زور آورون سی
مراد یہان شیاطین ہین اور چونکہ وہ بزرگوار کثیر ہین کیونکہ اون کی واسطی جمع کا صیغہ استعمال
کیا گیا ہی اور ترسا کی یسوع مصلوب اکیلی ہین پس بڑا حصہ اونہین بزرگون کی ہاتہ مین جائیگا
اور چہوٹا یسوع مصلوب کی ہاتہ مین آئیگا **دوسرا لطیفہ** یہ ہی کہ ترسا کہتی ہین کہ یسوع
مصلوب خود خدا اور خدا کا بیٹا ہی مین کہتا ہون کہ اگر حقیقت مین یسوع مصلوب خدا ہی
تو چاہیئی کہ کل ماسواہ پر اوسکی حکومت اور غلبہ ہو مگر یہان سی ظاہر ہوتا ہی کہ بزرگان مذکور
اوسکی محکوم نہین ہین بلکہ ہمسر اور غالب ہین کیونکہ بڑا حصہ اونہین کی ہاتہ مین گیا ہی اور
اگر خدا کا بیٹا ہی تو اس تقسیم مین باپ نی بیٹی کی کچہ رعایت نہین کی بلکہ عدل کی ساتہ تقسیم
ہی نہین کی کیونکہ باوجود اس کوشش وجانفشانی کی بڑا حصہ اونہین بزرگون کی ہاتہ
مین دیدیا اور بیٹی کی حق المحنت پر کچہ خیال نکیا **تیسرا لطیفہ** یہ ہی کہ ان زور آورون کی

کی بعد تہوڑا سا حصہ پایا ہی اور اون زور آورون نی بلا محنت صرف اپنی دبنگی سی بڑا
حصہ لیلیا ہی اور اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ اشعیا کا باب مذکور حضرت یسوع کی پیشخبری نہین ہی بلکہ
حقیقت یہ ہی کہ اشعیا کی باب مذکور مین سید مظلوم امام معصوم شہید کربلا خامس آل عبا علیہ
التحیۃ والثنا کی پیشخبری ہی کیونکہ ہر ہر لفظ کا انطباق حضرت کی حال سی بلا تکلف ہو جاتا ہی چنانچہ
نواب والا شان جناب حکیم شفاء الدولہ صاحب بہادر دام اقبالہ نی اپنی کتاب عجیب فی اخبار
سید الذبیح الغریب مین جو میر غابد علی صاحب کی مطبع اثنا عشری شہر لکہنو مین چہپی ہی اس باب کی
شرح بہ تفصیل لکہی ہی مگر مین بہی مناسبت مقام کی سبب سی کچہ مختصر کیفیت لکہتا ہون اور چونکہ
کپتان صاحب کا ترجمہ بعض مقام مین درست نہین ہی لہذا اوسکو ترک کرکی اوس بیبل کی عبارت
لکہتا ہون جو باہتمام ڈاکٹر مِتہر صاحب شہر مرزاپور مین ۱۸۶۹ع مین چہپی ہی اور اصل مطلب کی
شروع کرنی کی پیشتر ایک ضروری بات کا ذکر کرتا ہون اور وہ یہ ہی کہ اس باب مین زمان آیندہ
کا حال ماضی کی صیغون مین بیان کیا گیا ہی علماء نی اسکی وجہ یہ تبلائی ہین کہ انبیا آینوالی حال
کا وقوع ایسا یقینی سمجہتی تہی کہ گویا وہ ہوچکا لہذا اوسی ماضی کی صیغہ مین بیان کرتی تہی اور اصل
یہ ہی کہ انبیا کو آنیوالا حال خواہ اجمالاً خواہ بعینہ دکہلا دیا جاتا تہا اور وہ اوسکو اپنی عبارت
مین جیسا مناسب سمجہتی تہی بیان کرتی تہی کبہی بصیغہ ماضی اس اعتبار سی کہ وہ اوسکو دیکہہ چکی
ہین اور کبہی بصیغہ حال اس اعتبار سی کہ گویا دیکہہ رہی ہین اور کبہی بصیغہ استقبال اس اعتبار
سی کہ اوسکا وقوع زمان آیندہ مین ہوگا پس حضرت اشعیا نی یہان آنیوالی حال کو بصیغہ ماضی
خواہ اس سبب سی بیان کیا کہ اوسکی واقع ہونی کو ایسا یقینی جانتی تہی کہ گویا وہ ہوچکا ہی اور
خواہ اس سبب سی کہ وہ اونکو دکہلا دیا گیا تہا آیت ہماری پیغام پر کون ایمان لایا اور خداوند
کا ہاتہ کس پر ظاہر ہوا **اقول** بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ آیت بطریق سوال وجواب ہی
یعنی خداوند عالم نی جو یہ پیغام بہیجا کہ شفاعت امت کی واسطی ضروری کہ ایک شخص شہادت
کی مصیبتین اور سختیان اٹہالی سو اس پیغام کا تحمل کون ہوا اور خداوند کا ہاتہ کس پر ظاہر ہوا
اب جواب مین آپ ہی فرماتی ہین کہ اس پیغام کا قبول کرنیوالا وہ شخص ہی جو اوسکی آگی کونپل
کی طرح پہوٹ نکلا الخ **قولہ** اور خداوند کا ہاتہ کس پر ظاہر ہوا یعنی خدا کی عجیب قدرت کس پر

ظاہر ہوئی جواب حضرت امام حسین پر کیونکہ مخالفون نی ہرچند اس امر کی کوشش کی کہ
حضرت کا نام و نشان صفحۂ جہان سی مٹا دین چنانچہ حضرت امام زین العابدین کی سوا آپکی کل
خاندان کو حتی کہ شیرخوار بچی کو بہی شہید کیا اور معرکۂ کربلا کی بعد بہی مدت دراز تک سادات کشی
ہوتی رہی اور مشہور کیا کہ حاکم و امیر کی بغاوت کی سبب سی قتل کی گئی اور جو حدیثین آپ کی
فضایل مین تہین وہ چہپائی گئین اور آپکی محاسن کی ذکر کی ممانعت کی گئی بلکہ جناب امیر کی توہین
عبادت مین داخل کی گئی اور مخالفون کی فضایل کی حدیثین وضع کی گئین اور حضرت کی قبر کا
نشان مٹانی کی واسطی اوس زمین پر زراعت کرنی اور نہر لیجانی کی کوششین کی گئین اور ابتک
عزاداری کی اوٹہانیکی کوششین ہر چہار طرف سی ہو رہی ہین لیکن خدا کی فضل و عنایت سی حضرت کی
اولاد اس کثرت سی ہوئی جسکا شمار دشوار اور آپکی فضایل و محاسن شرق سی غرب تک مشہور اور
آپکی مصائب کا ذکر جملہ مومنین بہترین اعمال حسنہ سمجہہ کی ہمیشہ اوس مین مشغول رہتی ہین اور مخالفون
کا یہ حال ہوا کہ باوجود کثرت تعداد اور حصول غلبہ و سلطنت کی اونکا نام و نشان بہی نہ باقی رہا
اور حالانکہ اونہون نی اپنی نیکنامی مشہور کرنی مین بہت کوششین کین لیکن لعن و طعن کی سوا اونکو
کچہ حاصل نہوا اب دیکہو کہ خدا کا ہاتہ یعنی اوسکا فضل کس پر ظاہر ہوا **قولہ ۲** وہ اوسکی آگی کونپل
کی طرح پہوٹ نکلا ہی اور اوس جڑ کی مانند جو خشک زمین سی نکلتی ہو **قولہ** اوسکی آگی یعنی
خدا اور اوسکی دست قدرت اور فضل و حفاظت کی آگی واضح ہو کہ اول تو خشک زمین
سی کونپل کا پہوٹنا اور جڑ کا نکلنا دونون باتین خلاف عادت ہین اور اگر کسی طرح سی ایسا ہو تو
اسمین شک نہین کہ اوسکا قیام پکڑنا اور نشو و نما کرنا زیادہ تعجب کی بات ہی اور جب ایسی خلاف
عادت باتین ظہور مین آئین تو اون سی خداوند تعالی کی قدرت کاملہ اور اوسکی خاص فضل و مہربانی
کا ثبوت ہوگا اور جب یہ باتین معلوم ہو چکین تو اب جاننا چاہیی کہ امام مظلوم کی نسل کا قایم رہنا
اور اوسکا ترقی کرنا ویسا ہی عجیب امر ہی جیسا کہ خشک زمین سی کونپل کا پہوٹنا اور جڑ کا نکلنا اور قایم
رہنا اور نشو و نما کرنا پس ثابت ہوا کہ حضرت کی نسل کا قیام اور اوسکا اسقدر ترقی کرنا محض خدا کی
فضل اور اوسکی خاص مہربانی سی ہوا اور خدا کا ہاتہ اونہین پر ظاہر ہوا اور یہین سی ظاہر ہو گیا کہ اشعیا نبی کا یہ باب جناب حضرت
ہی کی پیشخبری ہی **قولہ** اوسکی ڈیل ڈول کی کچہ خوبی نہ تہی اور نہ کچہ رونق کہ ہم اوس پر نگاہ کرین

اور کوئی نمایش بہی نہین کہ ہم اوسکی مشتاق ہووین یعنی لوگون نی جو حضرت کی مدد نکی تو
اوسکا سبب یہ تہا کہ حضرت کی پاس دنیاوی دولت اور ظاہری سامان جسکی وہ لوگ
مشتاق ہتی کچہ نہ تہا اور حضرت کی جسامت اور قد و قامت بہی پہلوانون کی سی نہ ہتی جسپر
وہ نگاہ کرتی اور اس ہیبت و رعب کی سبب سی رجوع ہوتی بس جو حیلہ و عذر اونہون نی
امام مظلوم کی مدد نکرنی مین کیا تہا اوسکا بیان حضرت اشعیا یہان اونہین کی زبان سی کرتی
ہین **قولہ ۳** وہ آدمیون مین سی نہایت ذلیل اور حقیر تہا **یعنی** دولت دنیاوی نہ ہونی کی
سبب سی اول تو یہ ہوا کہ لوگ اونکی طرف رجوع نہ ہوی دوم یہ کہ اونکو ذلیل و حقیر بہی سمجہتی
تہے **قولہ** وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا **یعنی** سامان دنیاوی نہ ہونی کی سبب
سی اون پر یہ مصیبتین پڑین **قولہ** لوگ اونس سی گویا روپوش تہی **یعنی** جن لوگون نی آپ
سی وعدی کئی اور خطوط لکہکی اور قاصد بہیجکی آپ کو بلایا وہ اس طرح پر نظر چورا گئی کہ گویا روپوش
ہو گئی اور حقیقت مین روپوش نہین ہوی بلکہ فوج یزید کی ہمراہ اور اوسکی مددگار ہتی اسیلئی
گویا کا لفظ آیا ہی **واضح ہو** کہ پادری یوسف اوین نی اس آیت کا ترجمہ یون کیا ہے
کہ وہ حقیر جانا گیا اور انسانون کا مردود غمون کا انسان اور آشنای مرض اور ہم سی چہرہ
چہپانیوالی کی مانند تہا حقیر جانا گیا اور ہم اوسی حساب مین نہ لائی اور تفسیر مین یون لکہتی
ہین کہ جن عبرانی لفظون کا ترجمہ انسانون کا مردود کیا گیا اونکا ٹہیک ترجمہ یہ ہی کہ وہ
انسانون مین سی موقوف ہو گیا یعنی اوسکی دکہہ درد ایسی شدت سی ہتی کہ وہ گویا انسان
ترہا اور انسانون مین نہ گنا گیا اور وہ غمون اور دردون کا انسان تہا یعنی غم اور دکہہ
اوسکی خاصیت تہا جس سی وہ پہچانا جاتا تہا اور صیغہ جمع مین اوسکی غمون اور دردون
کی کثرت کا اشارہ ہی اور وہ آشنای مرض یعنی مرض و بیماری کا جان پہچان وار اوس سی بالکل
واقف تہا **اقول** حضرت اشعیا کی یہ پیشین گوئی امام مظلوم کی حال سی لفظ بلفظ مطابق
پڑتی ہی کیونکہ آپکی جسم مطہر اور چہرۂ مبارک پر اتنی تیر لگی تہی کہ آپ پہچانی نہین جاتی ہتی کیونکہ
تیرون کی کثرت سی چہرۂ مبارک ایسا چہپ گیا تہا کہ گویا تیرون کا نقاب پڑا ہوا تہا اور اسی وجہ

امام زین العابدین کی پاس خیمہ مین آخری رخصت کی واسطی آئی تو تیرون کی کثرت کی سبب
سی حضرت امام زین العابدین نی نہ پہچانا بلکہ یہ خیال کیا کہ کوئی جانور ہی اور فوج اشقیا
حضرت کو اونہین تیرون کی کثرت سی پہچانتی تہی ورنہ شناخت کی اور کوئی صورت باقی
نہ تہی اور مرض کی آشنا آپ چند وجوہ سی ہوئی تہی اول یہ کہ آپ کی پارۂ جگر حضرت امام
زین العابدین اوس وقت مصیبت مین اس شدت سی بیمار تہی کہ حس و حرکت کی طاقت نہ تہی
دوم تین روز سی آب و دانہ میسر نہ آیا تہا سوم احباب و اعزہ کا غم چہارم زخمون کی کثرت
پنجم اوس ضعف و ناتوانی مین لاشون کی اوٹہانی کی نئی محنت و مشقت وغیر ذلک اور جب
کہ آپ کی درد و غم کا حال اس حد تک پہونچا تہا تو حضرت اشعیا نی جو غم و درد کا انسان کہا
تو بجا کہا **قولہ** اوسکی تحقیر کی گئی **یعنی** فرزند رسول و امام برحق ہونی کا لحاظ کسی نی نکیا او
ہر طرح کی بی ادبی کی یہانتک کہ اونکی یار و انصار و اعزہ و اقارب بلکہ تمام خاندان کو قتل کیا اور آب و دانی
کا راستہ بند کر کی اوسیر بہی راضی نہ ہوئی بلکہ عورتون کو قید کیا اب اس سی زیادہ تحقیر کیا
ہوگی **قولہ** اور ہم نی اوسکی قدر کچہ نہ جانی **یعنی** جیسا اوسکا مرتبہ خدا اور رسول کی نزدیک
تہا اوسکی موافق مدعیان اسلام نی اوسکی کچہ قدر نکی **قولہ** یقیناً اوس نی ہماری مشقتین
اٹہالین اور ہماری غمون کا بوجہ اپنی اوپر چڑہایا **اقول** اس جملہ مین حضرت اشعیا امرحق
کا بیان مومنین کی زبان سی فرماتی ہین **یعنی** جو مشقتین اور غم ہم کو نجات اخروی کی لئی
کرنا چاہئی تہا اونکا بوجہ اوسنی اپنی اوپر اٹہا لیا ہی تاکہ شہادت کی مصیبتین اٹہا کی شفاعت
کا درجہ حاصل کری اور عاصیان امت کو عذاب جہنم سی بچائی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جس نی ہماری
مشقتین اور غم اٹہائی اوسکی قدر و منزلت کرنی واجب تہی لیکن ظالمون نی اوسکی کچہ قدر
نہ جانی **واضح** ہو کہ اس جملہ کا ترجمہ پادری یوسف اوین نی صفحہ ۳۸۷ مین اسطرح کیا ہی
کہ یقیناً اوسی نی ہماری مرض اوٹہائی اور ہماری غمون کا بار اوٹہا لیا اور تفسیر یون کی ہی
کہ جس لفظ کا ترجمہ مرض کیا گیا اوس سی اور مقامون مین ایسا مرض مراد ہی جو خدا کی غضب
کا نشان معلوم ہوتا تہا اور خصوصاً کوڑہ چنانچہ قدیم لاطینی ترجمہ مین اس لفظ کا ترجمہ کوڑہ

مخفی نرہی کہ اس آیت کو ترسا حضرت عیسیٰ کی خبر تبلاتی ہین اس دلیل سی کہ حضرت نی بیماروں
اور کوڑہیون کو چنگا کیا مین کہتا ہون کہ اونکی یہ تاویل درست نہین ہی کیونکہ حضرت اشعیا
یہ نہین فرماتی کہ اوس نی مریضون کو چنگا کیا بلکہ یہ کہتی ہین کہ امراض کو اپنی اوپر اوٹہا لیا اور
ظاہر ہی کہ مریضون کو چنگا کرنا اور بات ہی اور مرض کو اوٹہا لینا اور بات ہی پس یہ آیت
حضرت عیسیٰ کی خبر نہین ہوسکتی بلکہ حقیقت یہ ہی کہ جس ملعون نی امام مظلوم کی سینۂ صد
پارہ پر سوار ہو کی حضرت کا سر کاٹا تہا وہ کوڑہی تہا اوسی کا یہان اشارہ ہی کہ حضرت کا
قاتل ایسی ناپاک اور نفرتی مرض مین مبتلا ہوگا اور اس مصیبت کو بہی حضرت اوٹہا لینگی
قولہ پر ہم نی اوسکا یہ حال سمجہا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہی **اقول** اس جملہ
مین خواہ اوس بات کا اشارہ ہی جو لشکریان یزید اور اونکی توابع کہتی تہی کہ اس نی امام
زمان پر خروج کیا اوسی کی پاداش مین من جانب اللہ مبتلای بلیات ہوا ہی اور خواہ
اون لوگون کا بیان ہی جنہون نی فوج یزید کی تو شرکت نہین کی تہی لیکن حضرت کی
بہی مدد نہ کی اور مدد نہ دینی کا یہ عذر کرتی تہی کہ ہم نی سمجہا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا
ہوا ہی **یعنی** یہ مصیبتین اوس طرحکی ہین جیسا کہ خداوند تعالیٰ اپنی بندگان خاص پر کسی
مصلحت سی ڈالتا ہی مثلاً اون سی کسی طرحکا گناہ واقع ہو تو دنیا مین اوسکا بدلہ دیتا ہی
تاکہ عقبیٰ مین کچہ مواخذہ نہ باقی رہی یا اس سبب سی کہ خداوند جسکو پیار کرتا ہی اوسکو تنبیہ
دیتا ہی جس طرح باپ اوس بیٹی کو جس سی وہ خوش ہی امثال ۳ باب ۱۲ آ وغیر ذلک انہین
دونون گروہون کی غلط فہمی کا بیان حضرت اشعیا مومنین کی طرف سی آیندہ آیت مین یون
فرماتی ہین **قولہ ۵** پر وہ ہماری گناہون کی سبب سی گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون
کی باعث کچلا گیا ہماری سلامتی کی لئی اوسپر سیاست ہوئی تاکہ اوسکی مار کہانی سی ہم چنگی
ہون **یعنی** یہ سب مصیبتین امام مظلوم نی امت کی مغفرت کیواسطی اٹہائین **قولہ** گہایل
کیا گیا مخفی نرہی کہ پادری یوسف اوین صاحب نی اپنی ترجمہ مین گہایل کی جگہہ چہید اگیا
کا لفظ لکہا ہی اور اوسکی تفسیر یون کی ہی کہ جس لفظ کا ترجمہ چہیدا گیا کیا گیا اوس سی خاص
... مستعمل ہی جو زبردستی سی ادر

خصوصاً جنگ مین ماری گئی اور اسی سبب سی سر یانی مترجمین نی اوسکا ترجمہ مقتول کیا
تم بلفظ مین کہتا ہون کہ پادری صاحب کی اس تفسیر سی یقیناً معلوم ہوا کہ یہ حضرت امام مظلوم کی خبر
ہی کیونکہ آپ زہر بوجہائی ہوی تیرون سی چہیدی گئی جنکی زخم یقیناً موت کی زخم تہی اور
کل زخم آپ نی میدان جنگ مین اوٹہائی تہی اور زخمون کی تعداد اس کثرت سی تہی کہ اگر
وہ زہر بوجہائی تیرون کی نہ ہوتی تو بہی اون کی کثرت کی سبب سی جانبر ہونا محال تہا اور ترسا
کی مصلوب کی خبر نہین ہو سکتی کیونکہ وہ میدان جنگ مین زخمی نہین ہوا اور اوسکی زخم
بہی موت کی زخم نہین تہی اگر صلیب سی اوتار کی رہا کر دیا جاتا تو معالجہ کر کی یا بلا معالجہ
چند روز کی بعد چنگا ہو جاتا کیونکہ اکثر آدمیون کو دیکہا ہی کہ اون کی ہاتہ پانون کاٹ
ڈالی گئی اور وہ زندہ رہی بس صرف ہاتہ پانون کی چہیدی جانی سی زندہ رہنا کچہ تعجب کی
بات نہین ہی **قولہ** کچلا گیا **اقول** یہ لفظ بہی صریح اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اس
باب مین امام مظلوم کی خبر ہی ترسا کی مصلوب کی نہین ہی کیونکہ ترسا کا مصلوب کچلا
نہین گیا بلکہ اوس کی لاش مسلم اوتار کی دفن کر دی گئی دیکہو متی ۲۷ باب ۵۷ سی ۶۰ تک
اور مرقس ۱۵ باب ۴۲ سی ۴۶ تک اور لوقا ۲۳ باب ۵۰ سی ۵۳ تک اور یوحنا
۱۹ باب ۳۸ سی آخر باب تک برخلاف امام مظلوم کہ حضرت کی لاش گہوڑون کی سمون
سی پامال کی گئی **قولہ ۶** ہم سب بہیڑون کی مانند بہٹک گئی یعنی اہل کوفہ و شام جو بزعم
خود مسلمان تہی سب گمراہ ہو گئی **قولہ** ہم مین سی ہر ایک اپنی راہ کو پہرا یعنی امام مظلوم
کی مدد کی واسطی کوئی نہ آیا بلکہ ہر ایک اپنی فایدۂ دنیاوی کی راہ پر چلا اور یہان خاص
کر کی اون لوگون کی طرف اشارہ ہی جو بطمع مال و غنیمت حضرت کی ہمراہ گئی تہی اور جب
کوفیون کی بیوفائی اور حضرت مسلم کی شہادت کا حال سنا اور فوج مخالف کی کثرت اور
حضرت کی اعوان و انصار کی قلت دیکہی تو حضرت کو چہوڑ کی سب اپنی اپنی راہ چل دی
قولہ اور خداوند نی ہم سبہون کی بدکاری اوسپر لادی یعنی جو جو بدیان فوج یزید نی
امام کی ساتہ کرنی کا قصد کیا اون کو خدا نی نہ رد کا بلکہ صبر و تحمل کا کمال ظاہر کرنی کی واسطی
امام پر پہونچنی دیا **قولہ ۷** وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بہی اوس نی اپنا

منہ نہ کہولا یعنی اگرچہ اوسپر بحساب ظلم ہوا اور بیشمار غم پہونچا مگر نہ اوس نی مصایب
مقدرہ کی ٹل جانی کی دعا اور نہ جزع وفزع کی بلکہ صبر و تحمل کی ساتہ سبہون کی
برداشت کی واضح ہو کہ پادری یوسف اوین صاحب نی اپنی تفسیر کی ۳۸۹ صفحہ
مین اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہی کہ وہ مظلوم ہوا اور خود اپنی کو مصیبت مین ڈالا
اور وہ اپنا منہ نہ کہولیگا جیسا برہ ذبح ہونی کی لئی پہونچایا جاتا ہی اور جس طرح بہیڑ
اپنی بال کترنی والون کی آگی خاموش رہتی ہی ویسا ہی وہ اپنا منہ نہ کہولیگا انتہی
واضح ہو کہ یزید پلید نی حاکم مدینہ کو اور ابن زیاد نی عمر سعد کو یہ لکہا تہا کہ امام حسین
سی یزید کی بیعت کرنی کی درخواست کرو اگر منظور کرین تو امان دو اور نہین تو قتل کرو
اور چونکہ یزید فاسق و بدکار اور زانی و شراب خوار تہا اگر حضرت اوسکی بیعت کرتی تو
دین حق کی توہین اور شریعت حقہ کی تحقیر ہوتی لہذا حضرت نی اوسکی بیعت سی انکار کیا
اور دین و شریعت کی حمایت مین موت و مصایب کو اختیار کیا سو حضرت اشعیا اسی
ماجری کا اشارہ کرتی ہین کہ وہ مظلوم ہوا اور خود اپنی کو مصیبت مین ڈالا قولہ

وہ ہیسی برہ جسی ذبح کرنی لیجاتی اور جیسی بہیڑ اپنی بال کترنی والون کی آگی بی زبان

ہی اوسی طرح اوس نی اپنا منہ نہ کہولا یعنی امام مظلوم نہ حالت سواری مین قتل
کی گئی اور نہ حالت استادگی و نشست مین بلکہ قاتل نی برہ کی مانند زمین پر پچہاڑ کی ذبح
کیا اور جس طرح بہیڑ کو پچہاڑ کی اور زانو کی نیچی دبا کی اوسکا بال کترتی ہین اوسی طرح
امام مظلوم کو باوجود نہایت مجروح ہونی کی بیرحم قاتل نی زمین پر گرا کی اور زانو کی
نیچی دبا کی قتل کیا و وہ اوس تکلیف کو حضرت نی صبر سی برداشت کیا اور کوئی لفظ
خلاف صبر زبان سی نہ نکلا اور یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہین ہو سکتی کیونکہ حضرت نی
صلیبی موت سی بچ جانی کی دعا کی اور نہ یسوع مصلوب کی ہو سکتی ہی کیونکہ اوس نی
صلیب پر خدا کی شکایت کی چنانچہ بڑی آواز سی چلا کی کہا کہ ای میری خدا تو نی مجہی
کیون چہوڑ دیا اور نہ برہ کی مانند ذبح کیا گیا اور نہ زانو کی نیچی ایسا دبایا گیا جیسا بہیڑ کو
بال کترنی کیواسطی زانو کی نیچی دباتی ہین بلکہ بدکارون کی مانند صلیب پر لٹکایا گیا

قوله ۸ ایذا دی کی اور اوسپر حکم کرکی وہ اوسی لیگئی یعنی پہلی مدینہ مین ایذادی
اور پہر اوسپر حکم کرکی یعنی مجبور کرکی اور راہ مین ایذا دینی کا حکم کرکی کربلا تک لیگئی قولہ پر
کون اوسکی زمانہ کا بیان کریگا کہ وہ زندون کی زمین سی کاٹ ڈالا گیا یعنی اوس
زمانہ مین جو جو مصیبتین امام پر گذرین اونہین کون بیان کریگا کیونکہ حضرت کو ایسی زمین
مین لیجا کی شہید کیا کہ وہ زندون کی زمین نہ تہی یعنی آدمیون سی آباد نہ تہی پس وہان
کون دیکہنیوالا تہا جو بیان کرتا اور اسی غرض سی آبادی سی الگ لیگئی تاکہ ہر طرحکا ظلم
اطمینان کی ساتہ کرین اور کوئی روکنی والا بلکہ دیکہنی والا اور بیان کرنیوالا بہی
نہ ہو چنانچہ جو خطوط یزید ملعون نی ابن زیاد لعین کو اور ابن زیاد لعین نی جناب حر کو
لکہی اون سی یہ باتین بخوبی ثابت ہوتی ہین قولہ میری گروہ کی گناہون کی سبب
اوس پر مار پڑی یعنی امام مظلوم پر جو مصیبتین پڑین اوس مین حضرت کا کوئی قصور
نہین تہا بلکہ ظالمون کی بی ایمانی اور دغابازی و بیوفائی کی سبب سی یہ سب کچہ ہوا
مخفی نرہی کہ پادری یوسف اوین نی اس آیت کا ترجمہ صفحہ ۳۸۹ مین اس طرح پر
کیا ہی کہ وہ ظلم اور عدالت سی لیلیا گیا اور اوسکی پشت مین کون اسکا خیال کریگا کہ وہ
میری امت کی برگشتگی کی سبب سی زندون کی زمین سی کاٹ ڈالا گیا تاکہ اوسکی لئی
لعنت ہو اور تفسیر اس طرح پر کی ہی کہ وہ ظلم کی فیصلہ اور ناانصافی کی عدالت سی لیلیا گیا
تاکہ قتل کیا جای اور اوسکی پشت یعنی ہم عصر کی لوگون مین کون خیال کریگا کہ اوسکی
موت سی کیا حقیقی غرض ہی یعنی وہ میری امت کی برگشتگی کی سبب سی زندون کی زمین سی
کاٹ ڈالا گیا تاکہ اوسکی لئی لعنت ہو یہان متکلم امت خاص ہی اور خود اپنی کو میری امت
کہتی ہی تم بلفظہ اقول اس ترجمہ اور تفسیر کی موافق اس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ یزید
ملعون نی جو حضرت کی قتل کا حکم دیا وہ محض ظلم اور ناانصافی کا فیصلہ تہا لیکن جو اوس
زمانہ مین یعنی جو لوگ زمانہ شہادت مین اور فوج یزید مین موجود تہی اون مین سی کون
اس بات کا خیال کریگا کہ حضرت امت کی برگشتگی اور گمراہی کی سبب سی قتل کئی گئی
تاکہ اوس قاتل امت پر لعنت ہو یعنی وہ برگشتہ امت کبہی اسباب کا خیال نکریگی

اور نہ اسبات کو بیان کریگی کہ میری ظلم و نا انصافی اور گمراہی کی سبب سی حضرت قتل کی گئی اور یہ اس سبب سی نکریگی تاکہ اوسپر لعنت نہ کی جای یعنی لعنت کی خوف سی اصل حقیقت کو چہپایگی واضح ہو کہ جب بہ اقرار علمای ترسا یہ بات ثابت ہوی کہ امت و گروہ سی یہان ظالم و گم گشتہ گروہ و امت مراد ہی اور وہی امت اس آیت مین متکلم ہی اور آپ ہی اپنی کو اپنی امت کہتی ہی اور اپنی گناہون کا اقرار کرکی اپنی کو لعنت کا مستحق جانتی ہی اور یہ باتین ہماری مطلب کی موافق ہین تو اس تاویل کو چہوڑکی ہمکو تاویلات بعیدہ کی اختیار کرنی کی ضرورت نہین ہی اور یہ بہی ظاہر ہوگیا کہ امام مظلوم کی قاتلون پر انبیای پیشتر سی لعنت کی ہی اور قاتلون نی خود اپنی کو لعنت کا مستحق جانا ہی اور جب کہ وہ ملاعنہ اس طرح پر لعن کی سزاوار ہوی تو ہم کو تعجب ہوتا ہی کہ جو لوگ اپنی کو کتب سمادی کا عالم جانتی ہین وہ کیون اون پر لعن کرنی مین تامل کرتی ہین **قولہ ۹** اوسکی قبر بہی شریرون کی درمیان ٹہرائی گئی **یعنی** حضرت کی قبر شریرون کی عملداری اور حکومت مین رہی اور اخفای حال ظلم و بیدینی و دغابازی کی واسطی قبر کی نشان مٹانی مین اونہون نی حتی الوسع کوششین اور زوار کو روکنی مین ہر طرح کی تدبیرین کین اور طرح طرح کی ظلم و ایذا رسانی کی مرتکب ہوی اور ان باتون سی اون کی غرض یہ تہی کہ اونکی اسلاف کی بی ایمانی اور بیدینی اور ظلم و دغابازی کا حال ظاہر نہ ہوا اور امام مظلوم کی فضایل و کمالات اور مظلومی کا بیان نکیا جای لیکن حضرت اشعیا پہلی ہی فرماچکی کہ خدا کا ہاتہ کس پر ظاہر ہوا یعنی باوجودیکہ مخالفون نی فضایل امام مظلوم کی چہپانی اور اپنی اسلاف کی بدنامی مٹانی مین انتہا کی کوششین کی لیکن حسب مثل مشہور الحق یعلو ولا یعلی دیکہو کہ شرق سی غرب تک کسکی فضایل و نیکنامی کا ڈنکا بج رہا ہی اور اب انصاف سی کہو کہ خدا کا ہاتہ یعنی اوس کی عجیب قدرت و حکمت کس پر ظاہر ہوئی پہر فرماتی ہین کہ پر اپنی مرنی کی بعد دولتمندون کی ساتہ وہ ہوا **واضح** ہو کہ پیش خبری مین یہ بات ضرور ہی کہ جسکی خبر دی جای اوسکی کوئی ایسی صفت بیان کیجای کہ جو اوسکی سوا اور کسی مین نہ پائی جای تاکہ اوسکی وسیلہ سی وہ شخص غیرون سی پہچانا جای ورنہ پیش خبری کا کچہ فایدہ نہ ہوگا اب دیکہئی کہ کپتان صاحب اس پیشخبری کی لینی کی واسطی اپنی یسوع

مصلوب کی کیا خصوصیت بیان کرتی ہین قولہ ۹ آیت پیش بینی سی مسیح کی دفن ہونی مین
ایک عجیب کیفیت ظاہر کرتی ہی چنانچہ اوسکی لاش جو صلیب پر کہینچی گئی سو مجرمون کی مانند
بی تکلف قبر مین نہ رکہی گئی بلکہ یہودیون کی دو مالدار اور معزز مسیحیون کی ہاتہون بڑی عزت
سی دفن ہوی اب اس عزت کی دفن اور مکلف قبر کا حال سنیی انجیل متی کی ۲۷ باب
۵۷ وغیرہ مین لکہاہی پر جب شام ہوئی یوسف نام ارمتیہ کا ایک دولتمند آدمی جو یسوع کا
شاگرد بہی تہا اوس نی بلاطوس کی پاس جاکی لاش مانگی تب بلاطوس نی لاش دینی کا حکم
دیا اور یوسف نی لاش لیکر سوتی صاف کپڑی مین لپیٹی اور اپنی نئی قبر مین جو چٹان مین کہودی
گئی تہی رکہی اور ایک بڑا پتہر قبر کی دروازہ پر ڈہلکاکی چلا گیا اب دیکہنا چاہیئی کہ یسوع مصلوب
یعنی خدا کی اکلوتی بیٹی کا عجیب دفن اور عزت بخش قبر اور فخریہ کفن اور شاہانہ اہتمام یہی تہا
جو بہت بڑی کام کی انجام دینی کی بعد خداوند عالم کی طرف سی بطریق انعام عنایت ہوا اور
اسی پیشنخبری پر ترسا کا اتنا زور و شور ہی کہ زمین پر قدم نہین رکہتی مین کہتا ہون کہ یہ
پیشنخبری حضرت عیسیٰ کی سات سو برس پیشتر لکہی گئی ہی پس ممکن ہی کہ اس طرح کا سوتی کفن
اور ایسی قبر ہزارہا آدمیون کو سات سو برس کی عرصہ مین اور اوسکی بعد بہی ملا ہو پس اس
مین مصلوب کی کیا خصوصیت پائی جاتی ہی اور ایسی علامت سی وہ کیونکر پہچانا جاتا ہی اب
پوری علامت اور خاص صفت ترسا کو ہم سناتی ہین کان لگاکی سنین قولہ پر اپنی مرنی کی بعد
دولتمندون مین وہ ہوا یعنی مرنی کی بعد اولیای عظام اور انبیای کرام کی درجون
مین داخل ہوا واضح ہو کہ دولتمندی دو طرحکی ہی ایک ظاہری اور ایک باطنی اور دونو
طرحکی دولت امام مظلوم کو موت کی بعد حاصل ہوئی ظاہری سی ہم پہچانتی ہین کہ اس پیشنخبری
کی مصداق حضرت ہی ہین کیونکہ کسی دوسری پر یہ پیش خبری نہین صادق آتی اور باطنی
سی ہم اس امر کا اطمینان حاصل کرتی ہین کہ اگر ہم حضرت کی پیروی کرینگی تو حضرت کی شفاعت
سی ہم آسمانی بادشاہت مین ضرور داخل ہونگی باطنی دولت کا اشارہ تو ہم کر چکی کہ مرنی
کی بعد حضرت کو انبیای کرام اور اولیای عظام کا مرتبہ ملا اور بہشتی جوانون کی سردار ہوئی
اور ظاہری دولت یہ ہی کہ روضۂ مبارک کی شان و شوکت اور رجوع خلایق اور اوس

زمین کی تعظیم وتکریم اور کثرت خدام اور اژدہام زوار حتی کہ سلاطین نامدار اور امرای
عالی مقدار وہانکی خاک کو فخر دارین اور آستانہ بوسی کو دولت کونین سمجھتی ہین اور ہر جگہہ
آپکی فضایل ومظلومی کا ذکر اور آپکی دشمنون پر لعن طعن ہوتی ہی اور اس پیشخبری کو لکھی
ہوی تخمیناً دو ہزار چہ سو برس ہوچکی ترسا از راہ انصاف تبلائین کہ کسی ولایت مین
اور کسی قوم مین کسی نبی یا کسی بادشاہ کو ایسا مرتبہ مرنی کی بعد ملاہی جو اس پیشخبری مین مذکور
ہوسکی پس بتلایی کہ ہم کس وجہ سی ترسا کی مصلوب کو جسکا حال انجیل سی صرف اسی قدر
معلوم ہوتا ہی کہ جانکنی کی وقت خدا نی اوسی چھوڑ دیا اور بہ قول پولوس ملعون ہوا اور
مرنی کی بعد تین روز جہنم مین رہا ایسی جلیل پیشخبری کا مصداق سمجھین اور کس اطمینان
پر اوس سی شفاعت کی امید رکھین اگر حضرت اشعیا یون فرماتی کہ اوسکی موت چورون
کی درمیان ہوئی اور مرنی کی بعد خدا کا متروک وملعون ہوگی تین روز جہنم مین رہا تو
بلاشک ترسا کی مصلوب کی خبر ہوجاتی اور مدارج مذکورہ امام مظلوم کو کس وجہ سی
حاصل ہوی حضرت اشعیا اوسکی جواب مین فرماتی ہین کیونکہ اوسنی ظلم نکیا اور اوسکی منہ مین چھل
نہ تہا قولہ اوسکی منہ مین چھل نہ تہا اقول اس فقرہ سی صریح ظاہر ہوتا ہی کہ یہان مشبہ بہ
ترسا کا یسوع نہین ہوسکتا کیونکہ ترسا کہتی ہین کہ اونکی یسوع نی کبہی کہا کہ مین ابن انسان
ہون اور کبہی کہا کہ مین ابن اللہ ہون اور ظاہر ہی کہ اس سی زیادہ اور چھل بازی کیا ہوگی کہ
انسان ہوکی خدائی کا دعوی کرتا ہی دوم یہ کہ اپنی مداح چور کو خوش کرنی کی واسطی جہوٹہا
وعدہ کیا کہ آج تو میری ساتہ بہشت مین ہوگا لوقا ۲۳ باب ۴۳ ہم حالانکہ بہ اعتقاد ترسا
خود اوس روز بہشت مین نہین گیا بلکہ مرنی کی بعد تین روز جہنم مین رہا اب اس سی
زیادہ چھل اور فریب اور کیا ہوگا مگر حضرت اشعیا فرماتی ہین کہ اوسنی ظلم نکیا اور اوس
کی منہ مین چھل نہ تہا اور اس قول مین یہ اشارہ ہی کہ امام مظلوم کا کوئی قصور نہ تہا
اور حضرت نی کبہی کوئی دغل اور فریب کی بات نہ کہی اور اپنی کل وعدون کو وفا کیا
لیکن باوجود عدم قصور کی ایسی مصیبتین اور سختیان آپ پر کیون واقع ہوئین اوسکا جواب
حضرت اشعیا فرماتی ہین ۱۰ لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اوسی کچلی اوس نی اوسی غمگین کیا

یعنی یہ [illegible] اور [illegible] حضرت پر جو واقع ہوئین [illegible] واقع ہوئین
جسکا بیان ۱۱ و ۱۲ آیت مین ہی **قولہ** جب اوسکی جان گناہ کی لئی گذرانی جای تو وہ
اپنی نسل کو دیکھی گا اور اوسکی عمر دراز ہوگی **یعنی** گنہگارون کی شفاعت کی لئی یا اون
گناہون کی روکنی کی لئی جو خلاف شرع یزیدنی جاری اور قایم کیئی تہی اوسکی جان گذرانی
جای تو وہ اپنی نسل کی کثرت و برکت کو دیکھیگا **قولہ** اور خدا کی مرضی اوسکی وسیلی سی برآئیگی
یعنی دین حق کا قیام اور خدا کی مرضی کو ہر حال مین بجا لانا اور خدا کی عجیب قدرت
کا عیان ہونا اور اوسکی رضامندی کی واسطی ہر طرحکی مصایب و شداید کو برداشت
کرنا یہ سب امام مظلوم کی وسیلہ سی ہوا اور یہ جملہ صریح اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ اشعیا
کا یہ باب حضرت عیسی سی کچہ علاقہ نہین رکہتا کیونکہ یہ شہادت انجیل حضرت عیسی کی وسیلہ سی
خدا کی مرضی نہین برآئی کیونکہ خدا کی مرضی یہ ہی کہ زانیہ سنگسار کیجایی مگر حضرت نی رومی حکام کی
خوف سی خلاف حکم خدا زانیہ کو بغیر فتوی سزا چہوڑ دیا دیکھو یوحنا ۸ باب اسی ۱۱ تک
اور یوم السبت کو شاگردون کو کہیتون مین بالیان توڑنی اور کہانی کی اجازت دی حالانکہ
یہ کام شریعت کی خلاف تہا دیکہو متی ۱۲ باب اسی ۸ تک اور یہ صفت ترسا کی مصلوب
مین بہی نہین پائی گئی کیونکہ اگر اوسکی وسیلہ سی خدا کی مرضی برآتی تو وہ اوسی ترک نہ کرتا
مخفی نرہی کہ نسل کی قید سی ثابت ہوتا ہی کہ یہان مبشر بہ کوئی صاحب اولاد ہے
یعنی ایسا شخص کہ جسکی نطفہ سی کوئی پیدا ہوا ہو اور چونکہ دونون یسوع **یعنی** حضرت
عیسی اور ترسا کا یسوع مصلوب صاحب اولاد نہین تہی لہذا ترسا نی اس خبر کو لینی
کی واسطی نسل کی معنی بدل دی اور کہا کہ نسل سے مراد یہان حقیقی اولاد نہین بلکہ
امت یا کام کا نتیجہ مراد ہی مین کہتا ہون کہ نسل سی اگر اولاد مراد ہو تو ظاہر ہی کہ اس
تقدیر پر کسی یسوع کو اس بشارت مین کچہ حصہ نہین ہی اور اگر امت یا کام کا نتیجہ مراد ہو
تو کسی یسوع کی کچہ خصوصیت نہین ہوسکتی ہی کیونکہ ہر اہل ملت اپنی پیشوا کی بہ نسبت یہی دعوی
کرسکتا ہی پس ترسا کا مدعا کسی طرح سی ثابت نہین ہوسکتا اور ہمارا مطلب ہر طرح سی حاصل